رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۵ - ششماہی ۳ - [illegible]
قیمت فی پرچہ [illegible]

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

[illegible]

جلد ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۱۳ امان ۱۳۲۰ ہش - حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت درد سر اور چکروں کی کمزوری کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے - احباب صحت کامل و درازی عمر کے لئے دعا فرماویں -

(۳) میرا عزیز محمد عمر تین ماہ سے علیل ہے - ضعف بہت ہو گیا ہے - اصل مرض سے تو خدا کے فضل سے صحت ہو رہی ہے - مگر ابھی کامل صحت نہیں ہوئی - احباب صحت عاجل اور درازی عمر کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں -

(۴) فاروق کی نئی تجویز کے متعلق احباب جلد سے جلد اپنے مشوروں سے اطلاع دے کر میرے لئے ممنونی کا باعث ہوں -

شام چوراسی میں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء بروز جمعرات جمعہ - ہفتہ کو منعقد ہو گا - ضلع ہوشیار پور و جالندھر و ریاست کپورتھلہ کے احمدی احباب سے گذارش ہے - کہ جلسہ میں بکثرت شامل ہوں - ریلوے سٹیشن شام چوراسی سے قصبہ شام چوراسی ۳ میل پر ہے - سواری کا انتظام خاطر خواہ ہے - قیام و طعام کا انتظام انجمن کی طرف سے ہو گا - خاکسار عبدالحکیم اسلم سیکرٹری انجمن احمدیہ شام چوراسی ضلع ہوشیار پور -

شانِ محمود

محمود ہو بشیر ہو فضل عمر بھی ہو
تو وہ ہے جو کہ مظہر حق و علا ہے تو
تیرا نزول ہے کہ خدا کا نزول ہے
تیرا وجود پاک ہے موعود انبیاء
تو ہے خدا کے ساتھ خدا تیرے ساتھ ہے
تیرا نظیر حسن میں احسان میں نہیں
قوموں کی رستگاری تیرے دم کے ساتھ ہے
حیراں ہے تیرے علم کے عرفاں کے سامنے
دیکھے گا علم ظاہر و باطن سے پُر تمہیں
رکھتا ہے بیشمار صداقت کے تو نشاں
پاتا ہے آج سارا زمانہ جو تجھ سے فیض
میری بھی آرزو ہے کہ قدموں میں آپ کے
سارا جہاں ہو تیری امامت میں مقتدی
تاریکیاں جہاں کی مبدّل بہ نور ہوں

مہدی کے جانشین بھی لخت جگر بھی ہو
دشمن کو تیری شان کی کوئی خبر بھی ہو
دنیا میں تیری شان کا کوئی بشر بھی ہو
تم فخر انبیاء بھی ہو دیں کے قمر بھی ہو
قادر کی قدرتوں پہ کسی کی نظر بھی ہو
مہدی کے تم نظیر ہو نورِ نظر بھی ہو
دنیا میں آج تجھ سا کوئی چارہ گر بھی ہو
کتنا ہی کوئی صاحب علم و ہنر بھی ہو
اس کوئے معرفت میں کسی کا گذر بھی ہو
سوچے اگر خدا کا کسی دل میں ڈر بھی ہو
ابن کریم نظر کرم کچھ ادھر بھی ہو
قربان تیری جان مرا مال و زر بھی ہو
تو کر دعا کہ میری دعا میں اثر بھی ہو
میں بھی تو دیکھ لوں کہیں جلدی سحر بھی ہو

منظور جائے چھوڑ کے در کو ترے کہاں
دنیا میں تیرے گھر سا کوئی اور گھر بھی ہو

ڈاکٹر منظور احمد منظور بھیروی

مرکزی چندوں میں سے کسی کو خرچ کرنے کی اجازت نہیں

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب کو متعدد بار توجہ دلائی جا چکی ہے - کہ کسی جماعت یا فرد کو حق حاصل نہیں - کہ از خود مرکزی چندوں کی کسی رقم کو روکے - یا اس میں سے بلا اجازت نظارت ہذا خرچ کرے - مگر افسوس ہے - کہ باوجود اس کے پھر بھی بعض دوست مرکزی روپیہ کو دوسرے مصارف میں لے آتے ہیں - ایسی بے قاعدگیوں کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ :- "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں - کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی - کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے - اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے - تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا - اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہنچے گا - پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے - کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ بابید ہو* منظوری کیوں نہ ہو - اجازت نہیں ہے - اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی - تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا اور اس انجمن کو جبتک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائے گا" - (ناظر بیت المال)

تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ ادا کرنے والے بعض مخلصین کے خطوط کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں بعض خطوط کا خلاصہ اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ احباب اپنے وعدے جلد پورا کرنے کی فکر فرماویں۔

ایک مخلص دوست جن کی دوکان معمولی اخراجات نکال رہی تھی۔ سال اول میں انہوں نے تیس روپیہ ادا کئے۔ پھر دوسرے۔ تیسرے چوتھے سال میں بھی اضافہ کے ساتھ دیتے رہے۔ مگر پانچویں سال میں ان کی حالت گرنی شروع ہوئی۔ اور چھٹے سال اور بھی۔ مگر انہوں نے تحریک جدید کا اس پر اضافہ کے ساتھ ادا کیا۔ اور اب ساتویں سال ان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں تو اپنے آپ کو پانچ روپیہ ادا کرنے کے قابل بھی نہیں پاتا۔ مگر -/3/33 روپے کی رقم کا وعدہ کیا۔ جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ احباب جلد سے جلد ادا کریں۔ حتیٰ کہ ۳۱ مئی تک جو قسط ادا کرنے کا وقت ہے۔ اس وقت تک ہر وعدہ کرنے والا ادا کرنے کی فکر کرے۔ انہوں نے اپنا چندہ باوجود اس کے کہ وہ خود بیمار مقروض اور روپیہ کی ضرورت تھی۔ اس لئے ادا کر دیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی دعا سے میری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور سلسلہ کی ضروریات بہر حال ذاتی ضروریات سے زیادہ اہم ہیں۔ پس انہوں نے اپنا چندہ ادا کیا۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک رسالپور نے قسط وار -/-/73 روپیہ سال ہفتم کے دینے کا وعدہ کیا۔ سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر آپ نے اپنی رقم یکمشت ارسال کر دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۳) ڈاکٹر عبد الحمید صاحب بھٹنڈہ معہ اہلیہ -/-/300 کا وعدہ سال ہفتم تھا۔ رقم ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں اپنا وعدہ تو پورا کر رہا ہوں۔ مگر میں کوشش کروں گا۔ کہ دوران سال میں اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ تو مزید رقم بھی تحریک جدید میں ادا کروں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) سیدہ رفعت صاحبہ سیالکوٹ کی رقم سال ہفتم -/15/15 ہے۔ جو انہوں نے ابتدائے سال میں ادا کر کے سابقون الاولون میں شامل ہونے کی سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

(۵) امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ نے عـــہ سال ہفتم کا وعدہ کر کے تفصیل نہیں دی تھی۔ کہ کب ادا کریں گی۔ چونکہ ایسے لوگ جو تخصیص نہ کریں۔ ان کی نسبت یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کا وعدہ جلد تر ادا ہوگا۔ پس انہوں نے حضور کے ارشادات پڑھ کر اپنا روپیہ ادا فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پس وہ احباب جن کا وعدہ "غیر معین" یا "دوران سال" کا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنا چندہ تحریک جدید زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک پورا کریں۔ کیونکہ ایسے احباب کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ جلد تر ادا کرنے والے ہیں۔ اور ۳۱ مئی تک "تحریک جدید سال ہفتم کے چندہ کی ادائیگی" سابقون الاولون میں آنے کی دلیل ہے۔

(۶) بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دار الفضل۔ آپ جب سے ریٹائر ہو کر آئے ہیں۔ بفضل خدا سلسلہ کی آنریری خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کے ساتھ خدا کے فضل سے حصہ لیتے ہیں۔ گذشتہ سال میں آپ نے کہا۔ کہ میں اس گروہ میں آنا چاہتا ہوں۔ جو ہر سال اضافہ کرنے والا ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے گذشتہ سالوں میں اضافہ کر کے -/-/200 قسط وار دینا کیا۔ جو ادا کر رہے ہیں۔ ساتویں سال کے لئے آپ کا وعدہ معہ آمنہ بیگم لڑکی کے وعدے کے -/-/277 کا تھا۔ اور آپ کے پاس روپیہ نہ تھا۔ جلد ادا کرنے کا بھی فکر تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے روپیہ دیا۔ تو ان کو ذاتی ایک ایسی ضرورت در پیش ہوئی۔ جس کا پورا کرنا بھی ضروری تھا۔ مگر آپ نے اخبار میں چندہ تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے جلد ادا کرنے کا نوٹ پڑھ کر اپنی لڑکی سے مشورہ کیا۔ تو دونوں نے متفقہ کہا۔ کہ سب سے پہلے تحریک جدید کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے خواہ کہیں سے قرض لینا پڑے۔ مگر سلسلہ کے اخراجات مقدم اور اہم ہیں۔ چنانچہ آپ نے -/326 کی رقم داخل فرما دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ عـــہ

کریما صد کرم کن ہر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

تحریک جدید سال ہفتم کے ہر وعدہ کرنے والے کو اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی فکر اس لئے کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ابتدائے سال میں دینے کی وجہ سے سابقون الاولون میں آجاتا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے باعث حضور کی خاص خوشنودی اور خاص دعا کا بھی لینے والا قرار پاتا ہے۔ پس زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ فرماویں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

تفسیر کبیر کے خریدار ۲۵ مارچ کو نوٹ فرمالیں

اس وقت تک تفسیر کبیر کے خریداروں کو یہ سہولیت دی گئی تھی۔ کہ جن دوستوں کی طرف سے خریداری کی اطلاع موصول ہو جاوے گی۔ خواہ رقم موصول ہو یا نہ ہو۔ ان کے لئے کتاب محفوظ رکھ لی جائے گی۔ جسے وہ بعد میں قیمت ادا کر کے حاصل کر سکیں گے۔

تفسیر کبیر کو چھپے ہوئے اڑھائی ماہ کے قریب عرصہ ہو چکا ہے۔ اس وقت تک جس قدر آرڈر خریداری کے موصول ہو چکے ہیں۔ وہ مطبوعہ تعداد سے زیادہ ہیں۔ اور ابھی اور آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ لہذا اب صرف آرڈر درج کرا دینے پر کتاب کے ان کے لئے ریزرو ہو جانے کی رعایت ایک معین عرصہ تک کے لئے ہی دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ان اصحاب کا بھی حق ہے۔ جنکی طرف سے اگر اطلاع خریداری کی تو بعد میں ملی ہے۔ لیکن وہ اسکی قیمت نقد ادا کر کے اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں

لہذا

ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن خریداروں کی طرف سے مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء تک پوری قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ وصول ہو جائیگا۔ ان کے لئے کتاب ریزرو ... نہ ہو۔ کہ بعض خریداروں ... امید خریداری کی بناء پر ... ادا کرنے والے دوست تفسیر ... سے محروم نہ رہ جائیں۔ (... تجدید)

قابل فروخت

چندہ خاص کی وصولی ضروری ہے

مجلس مشاورت ۳۸-۱۹۳۹ء میں صدر انجمن احمدیہ کا مالی بار ہلکا کرنے کے لئے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص تین سالوں میں وصول کیا جاوے۔ یعنی ۳۸-۱۹۳۹ء میں ۱۵ ہزار ۳۹-۱۹۴۰ء میں ۳۵ ہزار اور ۴۰-۱۹۴۱ء میں ۵۰ ہزار۔

لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک یعنی دو سال دس ماہ کے عرصہ میں صرف ۲۲ ہزار کی رقم موصول ہوئی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ احباب نے اسکی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

چونکہ اختتام سال میں صرف دو ماہ کے قریب رہ گئے ہیں۔ اس لئے جماعتہائے مقامی اور احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ بقایا کی وصولی کے لئے پوری کوشش کریں۔ تاکہ رقم مقررہ کا ایک معتد بہ حصہ وصول ہو جائے۔ (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعاء

مکرمی سید احمد صاحب وکیل رامپور کے دو صاحبزادے سید محمود احمد صاحب بی۔اے کا علیگڑھ میں اور سید مسعود احمد صاحب انٹرنس کا رامپور میں امتحان دینے والے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۲) محمد ابراہیم صاحب ہلٹ ساز کے والدین کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ اور ان کی بیوی بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور ان کا شیر خوار بچہ ۹ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ احباب ان کو زندہ رہنے والی اولاد کے لئے اور ان کے گاؤں میں احمدیت پھیل جانے کی دعا کریں۔ (۳) مکرم حافظ ابو عبید اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کئی سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ حافظ صاحب کو جماعت کے اکثر احباب جانتے ہیں۔ کہ یہ پرانے صحابہ میں سے نہایت بزرگ اور ناصح مشفق وجود ہیں۔ ان کی صحت و درازئ عمر کے لئے احباب یاد رکھ کر خاص طور پر دعائیں کر کے ثواب حاصل کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء نمبر ۱۰

زندہ اور عالمگیر مذہب

ابتداء سے قریباً ہر ایک ملک کا یہی خیال اور عقیدہ رہا ہے۔ کہ ہم ہی خدا کے پیارے اور راستباز بندے ہیں۔ اور دوسری اقوام اور ممالک خدا کے رحم و کرم سے دور افتادہ اور نجات سے بے نصیب ہیں۔ لیکن صحیفۂ قدرت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خدا نے جسمانی تربیت اور نشوونما کے لئے کسی خاص قوم اور ملک سے رورعایت جائز نہیں رکھی۔ بلکہ سب کے لئے سورج چاند وغیرہ یکساں طور سے فائدہ رساں بنائے۔ اسی طرح وہ نیاکاری پرمیشور مہاراج روحانی تربیت اور پرورش کی رو سے کیوں کسی خاص قوم اور ملک سے بھونڈی ونڈ اور روررعایت اور پکش پات کی راہ سے غیر منصفانہ سلوک جائز رکھ سکتا تھا۔ پس یاد رکھو۔ کہ خدا نہ تو صرف عربوں کا خدا ہے۔ نہ ایشیا اور یورپ کا اور نہ آریہ ورت کا۔ بلکہ وہ تو رب العالمین جگدیشور یعنی تمام زمانوں اور تمام ممالک کا واحد یگانہ نیاکاری خدا ہے۔ جو کسی خاص قوم یا خاص ملک سے کوئی خاص سلوک جائز نہیں رکھتا۔ جس سے دوسرے ممالک کے باشندے محروم ہو جائیں۔ کیونکہ خدا کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔

(۲) ابتدائی زمانہ میں بوجہ کثرت جنگلات کے ہر ایک ملک کی قوم یہی سمجھتی رہی۔ کہ ساری دنیا کی نعمتیں اور الٰہی کلام صرف انہیں کے حصہ میں آگئی ہے۔ اور دوسری اقوام کے وجود سے بیخبر ہونے کی وجہ سے انہیں خدا سے دُور اور مہجور سمجھتی رہی۔ حالانکہ ابتدا سرشٹی سے ہی خدا ہر ایک قوم اور ملک میں بطور پرائمری سکولوں کے علیحدہ علیحدہ ہادی نبی۔ رسول اور اوتار پیدا کرتا رہا۔ وہ کسی قوم سے غافل نہیں رہا۔

(۳) جوں جوں جنگلات صاف ہوتے گئے۔ اور مختلف ممالک کے راستے آمدورفت کے لئے کھلتے گئے۔ اور دنیا کے ممالک ایک شہر کے محلوں کی طرح ہو گئے۔ تو ان کی روحانی تعلیم و تربیت کے لئے کالج یا یونیورسٹی اور ایک ہی پرنسپل یعنی نبی اور اوتار کافی ہو گیا۔ جس کی تعلیم اور آواز تمام ممالک کے باشندوں کو مستفید ہو سکی۔ سو ایسا نبی اور اوتار عرب دیش میں ایسے زمانہ میں بھیجا گیا۔ جبکی تبلیغ اور آواز تمام ممالک میں پہنچ سکتی تھی۔

(۴) یہ صرف اسلام کا ہی سنہری اصول ہے کہ ہر ایک قوم اور ملک میں جو نبی اور اوتار ہو کر آتا رہا ہے۔ وہ صادق اور خدا کی طرف سے ہوتا تھا۔ کیونکہ جس بزرگ کی عزت لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں میں گھر کر گئی ہو۔ وہ مفتری اور کاذب نہیں ہو سکتا۔ وہ ضرور منجانب اللہ ہی ہؤا کرتا تھا۔ گو بعد میں رفتار زمانہ سے اسکی تعلیم محرف مبدل ہو گئی۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ ایسے بزرگ اور اوتار کو مفتری اور کاذب خیال کرے۔ یہ اسلام ہی کی خوبی ہے۔ کہ دوسری اقوام کے اوتاروں کو سچا مان کر اپنی صداقت منواتا ہے۔ مگر غیر مسلم لوگ بعض دوکانداروں کی طرح دوسری دوکانوں کو بُرا بھلا کہہ کر اپنی برتری ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس میں تمام مذاہب کی اعلےٰ خوبیاں اور اوصاف موجود ہیں۔ اور ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں موجود نہیں۔ چنانچہ غیر مسلمین نے صدہا سالوں کے تلخ تجربہ کے بعد اسلام کے مسئلہ طلاق اور عورتوں کے لئے حقوق وراثت جائیداد وغیرہ کا علاج اپنے مذاہب میں نہ پا کر اسلام کی ہی خوشہ چینی کی ہے۔ اور تعدد ازدواج اور نکاح بیوگان کو بھی اسلام سے لے لیا ہے۔ حالانکہ صدہا سال ان امور کو حرام کہتے رہے۔ اور اسلام پر اعتراض کرتے رہے۔

گذشتہ زمانہ میں ہندوستان کے باشندے آریہ ورت کو ہی دنیا کا بہترین مرکز خیال کرتے رہے۔ اور دنیا کو ختم کئے ہوئے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ خدا کی خدائی آریہ ورت پر ہی ختم ہے۔

(۵) جب ساری دنیا ایک ملک یا شہر کا رنگ پکڑ گئی۔ اور سب اقوام تعلیم یافتہ اور سائینٹیفک اصول کی ماہر ہو گئی۔ تو ان تمام لوگوں کے لئے ایسی جامع اور ایسی اعلیٰ درجہ کی فصیح اور بلیغ کتاب کی ضرورت پڑی۔ جو ترقی یافتہ دماغوں کی رہنمائی کے لئے کامل اور مکمل ہو۔ جس سے ہر ایک خواندہ اور ناخواندہ اور فلاسفر اور غیر فلاسفر یکساں مستفید ہو سکے۔ اور وہ کتاب بھی ایسی زبان میں ہو۔ جو مردہ نہ ہونے والی ہو۔ جیسے قدیم الایام میں دنیا کی عارضی اور وقتی اور لوکل ضرورتوں کی سرانجام دہی کے لئے سنسکرت یا پالی لاطینی وغیرہ ہؤا کرتی تھیں۔ جب ان کی ضرورت نہ رہی۔ ان کی سماوی کتب اور عارضی زبانیں منسوخ ہو گئیں۔ اور مر گئیں۔ کیونکہ ان کا کوئی کام نہ تھا۔

(۶) ظاہر ہے۔ کہ جس طرح صرف شاہی زبان میں ہی رائج الوقت قانون شائع ہؤا کرتا ہے۔ اسی طرح قانون الٰہی یعنی خدائی شریعت جو قرآن شریف میں درج ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والی عربی زبان میں نازل ہوئی۔ عربی اور دوسری زبانوں میں زندہ اور مردے کا فرق ہے۔ یہ زبان ایسی وسیع اور فصیح اور بلیغ زندہ زبان ہے۔ کہ کوئی دوسری زبان اس کا کسی رنگ میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چنانچہ سنسکرت کے روٹ (Roots) یا مفردات صرف چار سَو کے قریب ہیں۔ مگر عربی زبان کے مفردات ۲۷ لاکھ سے بھی زائد ہیں۔ پس جس فصاحت بلاغت اور تفصیل کے ساتھ عربی زبان خدا کے کلام اور منشاء الٰہی کے مطالب کو بیان کر سکتی ہے۔ اس طرح دوسری غریب۔ مسکین۔ نادار۔ محدود اللغت زبانیں جو عربی کے مقابلہ میں گونگی ہیں۔ خدا کے کلام کو بیان نہیں کر سکتی تھیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ دوسری زبانیں خدا کی سرپرستی سے محروم ہو کر مردہ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عرب دوسرے لوگوں کو عجمی یعنی گونگا کہتے چلے آئے ہیں۔

اب ہم انصاف پسند اور صاف دل وکلاء اور روشن دماغ گریجوایٹوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ موجودہ اور آئندہ ترقی یافتہ زمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے عربی جیسی زندہ فصیح و بلیغ اور وسیع اللغت زبان قانون الٰہی (یعنی قرآن) کو پہنچانے کے لئے چاہیئے تھی یا لاطینی پالی سنسکرت وغیرہ مردہ اور کمزور گونگی محدود اللغت زبانیں چاہیئے تھیں۔ سچ بولیں ہزاروں کتابوں کے مطالعہ کے بعد اگر انسان سچ بولنا بھی نہیں سیکھتا۔ تو وہ انسان نہیں۔ جس دانا کا صحن سینہ صاف اور تعصب اور پکش پات سے پاک ہے۔ وہ تو یہی فیصلہ دے گا۔ کہ الٰہی قانون شریعت جس پر کروڑوں انسانوں کی مکتی اور نجات اور ہدایت کا انحصار ہے۔ وہ وسیع اور فصیح اور زندہ عربی زبان میں شائع اور متعارف ہونا چاہیئے۔ آریہ ورت میں سے ایک بھی ایسا دانا فرد نہیں ملے گا۔ جو یہ کہدے کہ خدا کا دائمی کلام مردہ زبان میں نازل ہو۔ جو نہ کہیں بولی جاتی ہو۔ اور نہ سمجھی جاتی ہو۔ ہر ایک گورنمنٹ بھی اپنے نوٹس کو مردہ زبان میں شائع نہیں کیا کرتی۔

(۷) چونکہ فی زمانہ بچہ بچہ مشاہدہ اور عقلیہ اور فلسفیہ دلائل کے بغیر کسی بات کے ماننے پر تیار نہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ اور ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ہدایت اور نجات کے لئے خدا کی طرف سے ایسی کتاب نازل ہو۔ جو ہر ایک امر کردنی اور ناکردنی کو عقلیہ اور فلسفیہ دلائل سے سمجھا کر قائل کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام سماوی کتب میں سے صرف قرآن شریف ہی ہے۔ جو ہر ایک امر کو دلائل عقلیہ سے سمجھاتی اور منواتی ہے۔ دوسری سماوی کتب جو دنیا کے زمانہ طفولیت کی تعلیم و تربیت کے لئے محض عارضی اور لوکل ضرورتوں کی سرانجام دہی کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ ان میں دلائل عقلیہ کو دانستہ نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں دنیا کی فہم و فراست اور دماغ زمانہ بلوغت اور جوانی تک نہیں پہنچا ہؤا تھا۔ مگر قرآن شریف دنیا کے زمانہ شباب میں ضرورت حقہ کے وقت نازل ہؤا۔ جو ہر ایک عالم و جاہل فلسفی اور غیر فلسفی کی ضروریات کو دعویٰ کے ساتھ پورا کرنے والا ثابت ہؤا۔ اور ہوتا رہے گا۔ اور صرف یہی وہ کتاب ہے جسنے ابتدا ہی میں چیلنج دیا گیا۔ کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ یعنی دنیا میں صرف یہی وہ کتاب ہے جسمیں کوئی نقص اور شک و شبہ اور افراط تفریط کو راہ نہیں۔ ایسا دعویٰ کسی اور کتاب میں نہیں ہے اور نہ ہوگا۔ کیونکہ انسان خدا کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس کہاں ہیں وہ لوگ جو وید اور ژند و ستا اور بائیبل پر فدا ہیں؟ کیا کسی انسان میں طاقت ہے۔ جو مذکورہ بالا اوصاف کسی اور کتاب میں ثابت کر سکے۔ اگر کوئی ثابت کرے۔ تو اسے دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ میں پھر پوچھتا ہوں۔ کیا مردہ زندہ کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ اگر کسی میں طاقت ہے۔ تو مردے کو کھڑا کرے۔ ورنہ حق کو قبول کرے۔ اور قوم سے نہ ڈرے۔ پرمیشور سے ڈرے۔ جسنے

سامنے جاتا ہے۔ کون تھا بجز خدا کے جو ایک اُمّی عربی انسان (محمدؐ) کو جس نے کسی انسان سے کچھ نہیں پڑھا۔ دنیا کا استاد اور معلّم اور اوتار بنا دے۔ جس کے سامنے سب کی قلمیں اور زبانیں ٹوٹ گئیں۔ ایسی زبردست کتاب لائے۔ کہ چودہ ۱۴۰۰ سو سال سے کروڑوں اربوں علماء و فضلاء دوست و دشمن مقابلہ کے لئے کوشاں رہے۔

مگر قرآن کے ایک ورق ہاں آدھ صفحہ کا مثل نہ بنا سکے۔ وجہ یہ کہ مصنوعی کتاب سے قدرتی کتاب کا مقابلہ محال ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے دیگر سماوی کتب کی زبانوں کو مردہ کر دیا۔ اور ان کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ کیونکہ وہ لوکل اور عارضی ضروریات پوری کر چکیں۔ یعنی الفؔ۔ بؔ پڑھا چکیں۔ اب دنیا بچہ کے حکم میں نہیں۔ کہ بغیر منطقی دلائل کے انسان اب بھی "ہاں جی ہاں جی" کہتا چلا جائے۔ اب دنیا زمانہ شباب کو پہنچ گئی ہے اب ماں کی چھاتیوں سے محض دودھ پر کفایت نہیں کر سکتی۔ اسے تو اب ہر ایک قسم کی مقوی روحانی اور عقلی غذائیں درکار ہیں۔ اب دودھ والی غذائیں داناؤں کے لئے منسوخ ہو چکیں۔ کب تک مہذب جنٹلمینوں کو بچہ بنائے رکھو گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ کیوں عالم و فاضل و دوان گریجوایٹ وکلاء بیرسٹرز اور متلاشیان حق ابھی تک پرانی بوسیدہ ہڈیوں کو چوستے ہیں۔ یا ان کا نام ہی برائے نام چھپتے ہیں۔

وہ ادھر آئیں۔ ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

(حضرت مسیح موعودؑ)

صنعتی کام سیکھنے اور ملازمت کے لئے موقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے کم تعلیم یافتہ اشخاص بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں

مڈل اور میٹریکولیشن پاس اشخاص کے لئے سرکاری خرچ پر صنعتی کام سیکھنے اور اس کے بعد دفاعی شعبوں کی ٹیکنیکل برانچوں آرڈننس فیکٹریوں اور سول کے صنعتی کارخانوں میں ملازمت حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ پیدا ہوا ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے لیبر ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلان میں اس سلسلے میں جو تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ سے وہ اشخاص بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو تھوڑا بہت آسانی سے لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ اور حساب سے شُدبُد رکھتے ہوں۔ مگر ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہوں نے کم از کم مڈل کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ اور کچھ انگریزی بھی جانتے ہیں۔ ۱۷ سال سے لیکر ۴۵ سال تک کی عمر کے اشخاص درخواست کر سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے۔ امیدوار برطانوی ہند کی رعایا یا ہندوستانی ریاستوں کے باشندے ہوں۔ اور جس انسٹی ٹیوشن یا ٹریننگ سنٹر میں انہیں کام سیکھنے کے لئے بھیجا جاوے۔ وہاں جانے پر آمادہ ہوں۔

کام سیکھنے کی مدت مختلف ہوگی۔ مگر کسی صورت میں ایک سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس مدت میں میٹریکولیشن پاس امیدواروں کو ۲۵ روپے ماہوار اور جنہوں نے یہ امتحان پاس نہیں کیا۔ انہیں بیس روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ جن امیدواروں نے پہلے ہی تربیت حاصل کی ہوگی۔ وہ ضروری امتحان کے بعد ملازمت حاصل کر سکیں گے۔

امیدواروں کو اپنی درخواستوں میں یہ لکھنا ہوگا۔ کہ ٹریننگ ختم ہونے کے بعد اگر انہیں کہا گیا۔ تو وہ دفاعی شعبوں کی ٹیکنیکل برانچوں میں سے کسی ایک میں بھرتی ہو جائیں گے۔ اور بصورت دیگر آرڈننس فیکٹریوں یا سول کے صنعتی کارخانوں میں ان کے لئے جو ملازمت تلاش کی جائے گی۔ اسے قبول کریں گے۔ ٹریننگ کے کورس میں داخل ہونے سے قبل اس مطلب کا ایک تحریری معاہدہ کرنا ہوگا۔ کہ اگر امیدوار نے بعد میں ان شرائط کو پورا نہ کیا۔ تو اسے وظائف کی ساری رقم گورنمنٹ آف انڈیا کو واپس کرنا ہوگی۔ دفاعی شعبوں کی ٹیکنیکل برانچوں میں بھرتی ہونے میں یہ شرط بھی ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو امیدوار کو ملازمت کے لئے سمندر پار بھی جانا ہوگا۔

تربیت حاصل کرنے والوں کو ملازمت کی گارنٹی نہیں دلائی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ کسی امیدوار کو تربیت کے دوران میں کوئی وجہ بیان کئے بغیر موقوف کر سکتی ہے۔

اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ امیدوار انڈین ایر فورس ریزرو میں بھی بھرتی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سلیکشن کمیٹی سے انٹرویو کے وقت اس مطلب کی خواہش اور درخواست کریں۔

ایسے امیدواروں میں سے جو ایر فورس کی ملازمت کے قابل ہوں گے۔ انہیں ایر فورس میں بھرتی کرنے والے حکام کے پاس بھیج دیا جائے گا۔ مگر ایسے امیدواروں کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ انہوں نے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ہو۔ یا ایر فورس کے لئے ضروری ٹیکنیکل تعلیم اور تربیت پائی ہو۔ اور انگریزی زبان اچھی طرح لکھ پڑھ بول اور سمجھ سکتے ہوں۔ ۱۸ سال سے ۳۲ سال کے درمیان عمر کے ہوں۔

ان ٹیکنیکل کورسوں میں تربیت پانے کی غرض سے داخلے کے لئے درخواست کے فارم پنجاب و شمال مغربی سرحدی صوبہ کی جائینٹ پبلک سروس کمشن کی ٹیکنیکل ٹریننگ سیلکشن کمیٹی کے پریذیڈنٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں جس کا دفتر لاہور میں ہے۔ امیدواران فارموں کو پُر کر کے دوبارہ اسی افسر کو واپس کر دیں۔

ہاتھ پر سرسوں جمانا

دیوانہ کُتّے کے کاٹے ہوئے کا علاج

معزز دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے اس نامراد مرض باؤلے کُتّے کے کاٹے ہوئے کا علاج معزز دوستوں کی رہنمائی اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے موضع اوگلہ بیری ذیل پھیرو چیچی ضلع گورداسپور میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شروع کر دیا ہے۔ جو کہ ٹیکہ لگوانے سے بہتر ثابت ہوا ہے۔ خاص کر نزدیک کے اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ جالندھر ہوشیارپور وغیرہ کو برائے اطلاع توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور جس مریض کو دورہ باولیت ہو چکا ہو۔ اس کا بھی تین گھنٹے کے اندر علاج ہو سکتا ہے۔ لبعد میں نہیں۔ ایک بار آزمانا شرط ہے۔

خادم احمدیت۔ حکیم مولوی محمدؐ حسین مجاہد تحریک جدید مدرس مرکز بیری ضلع گورداسپور۔

مجلس مشاورت تک رعایت

(۱) نظارت تالیف و تصنیف کی منظور کردہ حمائل شریف مترجم از جناب علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ لبطرز لیسرنا القرآن لفظی ترجمہ مجلد سنہری جس کا اصلی ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے ہدیہ رعایتی صرف ایک روپیہ۔ مجلس مشاورت تک یہ رعایت دی جاوے گی۔ صرف چند نسخے ہیں۔

(۲) نظارت تالیف و تصنیف کا منظور کردہ قرآن مجید مترجم بڑا سائز معہ تفسیری نوٹ لبطرز لیسرنا القرآن جس کا ترجمہ لفظی اور عام فہم کاغذ سفید بڑھیا ڈمی ۳۲ پونڈ اعلےٰ لکھائی چھپائی کرا کے نہ صرف ٹھپہ ہی سنہری بلکہ تمام جلد سنہری خاص طور پر بنوا کر چند نسخے تیار کروائے ہیں۔ اصلی ہدیہ ۳ سے ۱۲ رعایتی ہدیہ ۳ سے مراکو جلد عہ۔ عام کاغذ سفید و رنگدار مجلد سنہری ٹھپہ دو روپے (عگ) رعایتی عہ ۱۲ کاغذ چکنا سفید عگ ۱۴ رعایتی عار

(۳) مکمل احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک نو ترمیم } جو تبلیغ کے لئے نہایت ہی بہترین کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

محمد عنایت اللہ تاجر کتب بڑا بازار قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"فاروق" کے متعلق احباب کے مشورے

میں نے فاروق مورخہ ۲۸ فروری سنہ ۴۱ء میں "فاروق کا نیا دور" کے عنوان سے جو فاروق کو ہفتہ میں دو بار کرنے کے متعلق ارادہ ظاہر کر کے احباب سے اس کے متعلق مشورہ چاہا تھا۔ اس کو پڑھ کر اس وقت تک جن دوستوں نے اپنے نیک مشورہ سے اطلاع بخشی ہے میں ان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرہ۔ آمین۔

گو ابھی تک ناظرین فاروق کی طرف سے متوقع تعداد کے مطابق مشورے نہیں آئے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ وہ تمام خریدار جن کو خدا توفیق بخشے گا۔ کہ وہ آسانی سے لفافہ یا کارڈ حاصل کر کے مجھے اپنے مشورہ سے مطلع فرمائیں۔ جلد تر اپنی نیک رائے سے اطلاع دے کر ثواب حاصل کریں گے۔ تاہم جو آراء مجھے پہنچ چکی ہیں وہ مندرجہ ذیل

تین مشوروں پر مشتمل

ہیں۔ اور ہر ایک رائے دہندہ دوست نے نہایت اخلاص اور خیر خواہی سے مشورہ دیا ہے۔

پہلا مشورہ یہ ہے۔ کہ فاروق کا ہفتہ میں دو بار شائع کرنا بہت مفید ہے۔ ضرور کر دیا جائے۔ اور اس کا چندہ جو ساڑھے چار روپیہ مقرر کیا ہے۔ یہ کم ہے۔ اگر پانچ روپیہ بھی کر کے ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے تو موجودہ زمانہ میں بڑی قربانی ہے۔ خدا تعالےٰ اس میں برکت دے گا۔

دوسرا مشورہ یہ ہے۔ کہ بحالات موجودہ جبکہ کاغذ وغیرہ سامان اشاعت کی سخت گرانی ہے۔ اور یہ گرانی فی الحال بڑھتی جاتی ہی معلوم ہوتی ہے۔ فاروق کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا جائے۔ البتہ چار صفحہ اس کے بڑھا کر بجائے ۱۲ صفحے کے ۱۶ صفحہ پر ہفتہ وار نکالا جائے۔ اور صرف ۸؍ چندہ بڑھا کر بجائے ڈھائی روپیہ سالانہ موجودہ چندہ کے تین روپیہ سالانہ چندہ کر دیا جائے۔

تیسرا مشورہ یہ ہے۔ کہ تا اختتام جنگ یا جب تک کاغذ وغیرہ ارزاں نہ ہو جائے۔ فاروق کو موجودہ حالت پر ہی رہنے دیں۔ جب تک خدا تعالیٰ اس کے خریدار کم از کم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور تحریک کے مطابق ڈھائی ہزار نہ کر دے۔

فاروق کو اسی طرح جاری رکھا جائے۔ نہ صفحات بڑھائے جاویں۔ نہ چندہ میں کوئی اضافہ کیا جائے

ان تین قسم کے مشورے دینے والوں میں مشورہ اول کی کہ فاروق کو ہفتہ میں دو بار کیا جاوے۔ ۱۹ رائے ہیں۔

اور دوسرے مشورے والے کہ فاروق کو بجائے ۱۲ کے ۱۶ صفحہ کا کر کے ۸؍ اضافہ چندہ میں کر دیا جائے۔ ۱۴ دوست ہیں۔

اور تیسرے مشورہ والے کہ فاروق کو تاوقتیکہ کاغذ وغیرہ ارزاں نہ ہو جائے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ڈھائی ہزار فاروق کے لئے خریدار ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پورے نہ ہو جائیں۔ فاروق کو موجودہ حالت میں ہی چلایا جائے۔ ۲۷ ہیں۔ آئندہ نامعلوم کس مشورہ کے مشیروں کی تعداد بڑھ جائے۔ سردست تو مشورہ ۳ کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا میں ضروری طور پر

دیگر احباب سے درخواست

کرتا ہوں۔ کہ وہ مجلس مشاورت سے قبل ۲۵ مارچ سنہ ۴۱ء تک مجھے اپنے نیک مشورے اور صائب رائے سے اطلاع دے کر شکریہ کے مستحق ہوں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ تاکہ میں اس کا آخری فیصلہ ۲۸ مارچ سنہ ۴۱ء کے پرچے میں شائع کر سکوں۔ اور میرا فیصلہ کثرت رائے پر مبنی ہوگا۔ مندرجہ بالا تینوں مشوروں میں سے جس مشورہ کے متعلق زیادہ اطلاعیں موصول ہوں گی۔ اس پر عمل کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

بتیس رعایتی قیمت پر فاروق والا اعلان

گذشتہ اشاعت میں جو ۳۲ خریداروں کے لئے رعایتی قیمت پر فاروق کا اعلان کیا تھا۔ ۱۲ مارچ تک وہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اس کے بعد جو درخواست رعایتی خریداری کی موصول ہوگی۔ وہ منظور نہ کی جاوے گی۔ (منیجر)

اخلاقی کالم

اسلامی تمدن
راستہ کے حقوق

اسلام نے تمدن کی ایسی اعلےٰ اور عالمگیر تعلیم رائج کی ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کے لئے تمام مفید باتیں آگئی ہیں۔ اور بعض باتیں جو بظاہر معمولی نظر آنے والی ہیں۔ نتائج کے لحاظ سے بہت اہم اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ راستوں کے متعلق اسلام نے نہایت ہی مفید اور صحت کو برقرار رکھنے والی ہدایات دی ہیں۔ جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہیئے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایمان کی ساٹھ سے زائد اقسام ہیں۔ جن میں سب سے افضل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ہے۔ اور سب سے ادنیٰ راستہ سے ایسی چیزوں کو ہٹانا ہے۔ جو گذرنے والوں کی تکلیف کا باعث بنیں۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک آدمی نے چلتے ہوئے راستہ میں ایک کانٹے دار ٹہنی کو دیکھا۔ اور اسے وہاں سے اٹھا کر دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو منظور کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف کر دیئے۔

۳۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ وہاں بیٹھ کر ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اگر بیٹھنا ہی ہے۔ تو پھر راستے کے حقوق ادا کرو۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! وہ حقوق کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ نگاہ نیچی رکھنا۔ یعنی گذرنے والی اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے پرہیز کرنا۔ اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹانا۔ سلام کا جواب دینا اور نیکی کی تلقین کرنا اور بدی سے روکنا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا اور مصیبت زدہ کی تکلیف کو دور کرنا۔ (بخاری ومسلم) (۴) حضرت معاذ بن جبل رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایسے امور سے بچو۔ جن کے کرنے والے پر لوگ لعنت کرتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے راستہ۔ سایہ دار جگہ اور پانی پینے کی جگہ پر پاخانہ مت پھرو۔

پس راستہ کو جس قدر ہو سکے۔ صاف رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان پر اگر گندگی ہو۔ تو لوگوں کی صحت پر اس کا بہت بُرا اثر ہوگا۔ اور بیماری پھیلنے کا یہ ایک ذریعہ ہوگا۔ دیہات میں لوگ عام طور پر راستوں میں روڑی اور کوڑا کرکٹ جمع کر دیتے ہیں۔ دیہات کی ہوا اچھی اور صاف ہونے کے لحاظ سے شہرت رکھتی ہے۔ مگر روڑی اور گندگی کی وجہ سے وہ شہروں سے بھی بُری ہو جاتی ہے۔ اسی روڑی اور گندگی پر بچے کھیلتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ روڑی کی جگہ آبادی سے دور گڑھا کھود کر بنائی جائے۔ اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو آبادی والوں کو گندگی اور بیماری پیدا کرنے والی ہوا سے نجات ہوگی۔ بچے بیماریوں سے محفوظ ہونگے۔ اور دوسرے روڑی بھی گڑھوں کی وجہ سے زیادہ مفید اور طاقتور ہوگی۔

اسی طرح راستے کھلے اور فراخ ہونے چاہئیں۔ تنگ وتاریک گلیاں اور راستے بھی بیماری پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ ان میں صاف ہوا اور روشنی پہنچتی ہی نہیں۔ اور نہ ہی ان کی صفائی اچھی طرح سے ہوتی ہے۔ ایسے راستے دھوپ نہ آنے کی وجہ سے خشک بھی نہیں ہوتے۔ اور اس طرح وہاں پر بہت گندی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ارد گرد رہنے والوں کو بیمار کرتی رہتی ہے۔ اور گذرنے والوں کے لئے تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر راستہ فراخ اور وسیع ہو۔ تو وہ زیادہ گندہ ہوتا ہی نہیں۔ اور بہت سی گندگی کا اثر دھوپ اور ہوا کی وجہ سے ہی زائل ہو جاتا ہے۔ اور اسے صاف بھی اچھی طرح سے کیا جا سکتا ہے۔ راستہ پر چلنے والے لوگوں کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اسکی صفائی کی دیکھ بھال کریں۔ اور بے احتیاطی سے گندی اشیاء جگہ بجگہ نہ بکھیریں۔

راستہ کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں کسی شخص کی ملاقات یا اور کسی کام کے لئے اس طرح کھڑا نہ ہونا چاہیئے۔ جس سے راستہ کا ایک بڑا حصہ رک جائے۔ اور دوسرے گذرنے والوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ باتیں کرنے کے لئے راستہ کے عین وسط میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے دوسرے لوگوں کے لئے ایک تکلیف کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن!

مسئلہ کفر و اسلام پر مولوی اختر حسین صاحب پیغامی مبلّغ کا تحریری بیان

(۲)

مسئلہ نبوّت اور کفر و اسلام کے متعلق مولوی اختر حسین صاحب کی تحریریں

سابقہ قسط میں گذارش کر چکا ہوں۔ کہ مولوی اختر حسین صاحب پیغامی مبلغ کی مجھ سے ریاست چمبہ میں باہمی اختلافی مسائل پر پرائیویٹ گفتگو ہوئی۔ جس میں آپ نے تسلیم فرمایا۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفروں اور نہ ماننے والوں اور خاموش رہنے والوں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگانے والے مولویوں کے کفر کا اشتہار نہ دینے والوں کو پکّا کافر کہتے ہیں۔ حتّٰی کہ ایسے لوگ آپ کے نزدیک دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہی منکر ہیں۔ اس تحریر کے دوسرے دن بعد اس مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی۔ کہ وہ لوگ جن تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پہنچا۔ ان کو کیا کہا جائے گا۔ اس سوال پر گفتگو کرنے سے قبل خاکسار نے مولوی صاحب موصوف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام و دعویٰ کے متعلق تشریح چاہی۔ اس پر مولوی صاحب موصوف نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی تسلیم کرتا ہوں۔ خاکسار نے آپ کے اس بیان کی تحریر چاہی۔ تو آپ نے یوں تحریر لکھدی۔ ”حضرت اقدس کو میں اللہ تعالیٰ کا سچا اور غیر تشریعی نبی تسلیم کرتا ہوں۔ اور نبوت حضرت اقدس علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل اتباع سے ملی ہے۔“

مولوی صاحب موصوف جب یہ تحریر لکھ کر خاکسار کو دے چکے۔ تو خاکسار نے جزاکم اللہ کہتے ہوئے گذارش کی۔ کہ آپ نے ازراہ کرم یہ تو تسلیم فرما لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے اور غیر تشریعی نبی ہیں۔ اور کہ نبوت آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل پیروی کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ تو اب یہ بھی واضح فرما دیں۔ کہ اگر آپ کے فقرہ غیر تشریعی نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل پیروی کی برکت سے نبوت حاصل کرنے والا نبی کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ظلّی نبی یا امتی نبی کا استعمال اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کر لیا جاوے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مذکورہ بالا فقرات کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے انہی الفاظ کو استعمال فرمایا ہے۔ تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔ تو آپ نے نہایت شرح صدر سے فرمایا۔ ہاں مجھے غیر تشریعی نبی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل پیروی سے نبوت حاصل کرنے والا نبی کی بجائے ظلی نبی یا امتی نبی کا لفظ استعمال کرنے میں کوئی اعتراض نہیں۔ تب میں نے گذارش کی۔ کہ براہِ کرم ان الفاظ کو اپنی تحریر میں استعمال فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے یہ تحریر فرما دیا۔ کہ ”میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی اور ظلی نبی مانتا ہوں“

سید اختر حسین احمدؐ ۴/۹/۳۴

مولوی صاحب موصوف کے تحریری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا سچا نبی تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال زیر بحث آیا۔ کہ جن لوگوں تک اس نبی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پہنچا۔ ان کو کیا کہا جاویگا۔

مولوی صاحب موصوف کا چھچھوراپن اور مضحکہ خیز حرکت

مولوی اختر حسین صاحب نے جب دیکھا۔ کہ میں ان کے بیانات کی تحریریں لے رہا ہوں۔ تو ان کو بھی یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ میری بھی کوئی تحریر حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے فرمایا۔ کہ آپ اس بات کا تحریری جواب دیں۔ کہ جن لوگوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پہنچا۔ وہ کون ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ بھی میرا سوال سُن لیں۔ اور اس کا تحریری جواب دیں۔ میرا سوال یہ ہے۔ کہ جن لوگوں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام نہیں پہنچا۔ آپ کے نزدیک وہ کون ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ آپ پہلے میرے سوال کا جواب لکھیں۔ چنانچہ میں نے ان کے سوال کا جواب لکھا۔ اور ان کو دے دیا۔ اور کہا۔ کہ اب آپ بھی جواب لکھیں۔ تو آپ نے تحریری جواب سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا۔ یا تو آپ جواب لکھیں۔ یا میری تحریر واپس کریں۔ مگر افسوس کہ نہ تحریر واپس کریں۔ اور نہ اپنی تحریر لکھیں۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر جب ایک دوست نے ہاتھ بڑھا کر ان سے تحریر لے کر مجھے واپس کرنی چاہی۔ تو مبلغ صاحب نے میری تحریر کو مروڑ مراڑ کر اپنی مٹھی میں بند کر لیا۔ مبلّغ صاحب کی اس نازیبا حرکت پر ان کے ساتھی کچھ نادم سے ہوئے۔ اور ان کو کہا۔ کہ آپ کا یہ رویہ اچھا نہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے مجھے فرمایا۔ آپ اور تحریر لکھیں۔ میں بھی لکھتا ہوں۔ میں نے اس کو بھی تسلیم کیا۔ اور دوسری تحریر لکھنی شروع کر دی۔ اور انہوں نے بھی جواب لکھنا شروع کیا۔ جب ہم دونوں جواب لکھ چکے۔ تو میں نے کہا۔ کہ اپنی تحریر کے نیچے دستخط کر کے مجھے دے دیں۔ کہنے لگے۔ نہیں پہلے آپ اپنی تحریر مجھے دیدیں۔ میں نے کہا۔ آپ کو پہلے ایک تحریر دے چکا ہوں۔ اب آپ کو پہلے اپنی تحریر دینی ہوگی۔ اگر اس طرح نہیں کرتے۔ تو آپ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو دے دیں۔ میں بھی اسکو تحریر دیدونگا تعجب پر تعجب کہ بجائے اس کے کہ پیغامی تربیت یافتہ مبلغ مولوی اختر حسین صاحب اپنی تحریر مجھے یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو دیتے۔ آپ نے میری تحریر پر چیل کی طرح جھپٹا مارا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ کاغذ کا وہ حصہ جو میرے ہاتھ سے باہر تھا۔ پھٹ کر ان کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اور باقی حصہ اب تک میرے پاس ہے۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب اس چھچھورے پن کا کیا مطلب۔ تو آپ نے اس کے جواب میں شرمندگی کی ہنسی سے ہنس دیا۔ اس پر جب میں نے ان کے ساتھیوں کو توجہ دلائی۔ کہ کیا ایک مبلّغ کے یہی اخلاق ہونے چاہئیں۔ تو انہوں نے مولوی اختر حسین صاحب کی اس حرکت کو بہت برا منایا۔ اور ان کو سمجھایا۔ اس پر انہوں نے میری تحریر واپس کرتے ہوئے کہا۔ اچھا اب ایسا نہیں کروں گا۔ بلکہ سنجیدگی سے گفتگو کریں گے۔ لو میں پہلے آپ کے سوال کا جواب لکھ دیتا ہوں۔ اسی کے نیچے آپ اپنا جواب لکھدیں۔ چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے متعلق جن تک آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام نہیں پہنچا۔ تحریر فرما دیا۔ ”جن لوگوں کے پاس حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام نہیں پہنچا۔ گو وہ کافر تو ہیں۔ لیکن جہنمی کا فتویٰ ہم ان پر نہیں لگا سکتے۔

سید اختر حسین احمد ۱۸ ستمبر ۱۹۳۴ء۔

مولوی صاحب موصوف کی اس واضح اور مبنی برحق تحریر کے نیچے خاکسار نے لکھ دیا۔ ”یہی عقیدہ میرا حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ہے!“ میں سمجھتا ہوں۔ اور میرے نزدیک ہر عقلمند یہی سمجھے گا۔ کہ پیغامی مبلغ نے ازراہِ کرم تمام اختلافی مسائل کا حل فرما دیا ہے۔ یعنی آپ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نبوت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کامل پیروی سے عطا کی گئی ہے۔ اور ایسی نبوت کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ اور جو شخص آپ کو کافر کہتا ہے۔ یا آپ کے دعویٰ کی خبر سنکر آپ کو نہیں مانتا۔ آپ کے الہامات کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں سمجھتا۔ وہ کافر ہے۔ اور نہ صرف کافر بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا منکر ہے۔ اور وہ لوگ جن تک آپ کا نام نہیں پہنچا۔ وہ بھی کافر تو ہیں۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ ضرور جہنمی ہوں گے۔ اور یہی عقائد جماعت احمدیہ کے ہیں۔ پھر نامعلوم مولوی اختر حسین صاحب پیغامی کیوں کہلاتے ہیں۔ اور کس مفہوم کے ماتحت ہم سے برگشتہ ہیں۔ میں تو پیغامی حضرات کے ساتھ گفتگو کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ دراصل ان کا کوئی مذہب نہیں۔ یہ ہوا کے رُخ کے ساتھ اپنا رخ بدل لیتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کی ایک اور تحریر اسی ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ کہ کفر و اسلام کے مسئلہ پر گفتگو سے قبل خاکسار نے مولوی صاحب سے اقرار کروایا تھا۔ کہ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور کتابوں کو اپنے لئے قابل حجت سمجھتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں میں ان کو اپنے لئے قابل حجت سمجھتا ہوں۔ مگر جب مسئلہ نبوت پر گفتگو ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ فوراً الہام ہوتے ہی سمجھ لے کہ میں کیا ہوں۔ اور اس کو کسی قسم کا تردّد نہیں چاہیئے۔ اس پر میں نے کہا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تو تحریر فرمایا ہے۔ کہ نبی جلد بازی سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ پہلے پہلے ان کو بہت گھبراہٹ ہوتی ہے وغیرہ۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایسا کہیں نہیں فرمایا۔ اس پر غالباً پہلے ان کو بتایا گیا۔ کہ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ فلاں میں حضور فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اصولی بات کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۴ کا حوالہ دکھایا۔ تو آپ بہت گھبرا گئے۔ اور فرمانے لگے۔ میں ان کو اپنے لئے قابل حجت نہیں سمجھتا میں نے کہا۔ ذرا اسکو تحریر فرماویں۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرما دیا۔ کہ ”حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۱۴ پر جو عبارت سطر ۱۱ سے شیطانی مکر وغیرہ کے متعلق تحریر فرمائی ہے۔ اگر اسکو مخالف کا عقیدہ قرار نہ دیا جاوے۔ تو یہ آپ کا اجتہاد ہوگا۔ جس کے ہم ذمہ وار نہیں۔ اسلئے کہ حضور نے دوسرے مقام پر اس کے خلاف بھی لکھا ہے۔

سید اختر حسین احمدؐ $\frac{9}{34}$ ۷

دیکھا ناظرین کرام نے۔ ابھی جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی تسلیم کر رہا تھا۔ اور آپ کی تحریروں کو اپنے لئے قابل حجت قرار دے رہا تھا۔ وہی شخص گرفت میں آکر فوراً کہتا ہے۔ ہم حضور کے فرمان کے ذمہ وار نہیں۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ ان پر ایک نہایت قبیح الزام بھی لگا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ چونکہ حضور کسی جگہ کچھ لکھتے ہیں۔ اور کسی جگہ کچھ۔ اسلئے ایسے شخص کی تحریر کے ہم ذمہ وار کیسے بنیں۔ انا للہ۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی لوگوں کی مثال ایک ایسے درخت سے دی ہے۔ جس کے لئے فرمایا۔ مالھا من قرار۔ والسلام۔ ابو البشارت عبد الغفور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

پیامِ مشن!

خدا کی فعلی شہادت

قابل توجہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری

مناظرے مباحثے آج تک حق و باطل کے درمیان ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے یہ میدان بہت وسیع ہے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے مطلب کے لئے قیل و قال میں مصروف ہے اور رہ سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت ایسا زبردست ثبوت ہے۔ کہ ایک متقی انسان کے لئے وہ کافی دلیل ہے۔

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کو جماعت سے الگ ہوئے اب کافی عرصہ ہوگیا ہے۔ لہٰذا یہ چند سطور ان کے مطالعہ کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ قریباً ڈیڑھ دو سال کا عرصہ ہوا۔ کہ میں نے شیخ صاحب کے متعلق ایک خواب دیکھا تھا۔ جس کی بنا پر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ جلسہ سالانہ کے دن ہیں اور میں اجرائے پرچی کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ میرے ساتھ اس وقت کچھ اور نوجوان بھی ہیں۔ شیخ صاحب مذکور ہماری کھڑکی کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ہم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ دیکھ کر کہ ہم نے ان کی طرف توجہ نہیں کی۔ رو پڑے ہیں۔ ان کو روتے ہوئے دیکھ کر میرے بھی آنسو نکل آئے۔ اور دل میں خیال آیا۔ کہ یہ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوا کرتے تھے۔ اور ہم سب ان کے شاگرد تھے۔ آج یہ ہم سے کٹ چکے ہیں۔ اسی حالت میں میں نے اپنے معاون کو حضرت میاں بشیر احمدؐ صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ شیخ صاحب ہمارے پاس آئے ہیں۔ اور وہ رو رہے ہیں۔ آگے مجھے یاد نہیں۔ کہ کیا ہوا۔ میں اس وقت سندھ میں تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سندھ تشریف لے گئے۔ تو میں نے یہ خواب آپ کو سنایا۔ حضور نے فرمایا۔ خواب میں رونے کا مطلب تو اظہار ندامت ہوا کرتا ہے۔ مگر فی الحال تو ان کی حالت اسی طرح ہے۔ اس خواب کی بنا پر میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا۔ کہ مخلصانہ طور پر کچھ لکھوں۔ مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ وہ توجہ نہ کریں۔ اب تک نہ لکھ سکا۔ اب جبکہ انہیں کئی سال اس کوشش میں گذر چکے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو حق پر ثابت کریں۔ مگر خدا کے فعل نے انہیں پورے طور پر ناکامی پر ناکامی دکھا کر واضح کر دیا۔ کہ وہ الٰہی جماعت میں نہیں رہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جناب شیخ صاحب آپ نے بڑے زور شور سے دعوٰی کیا تھا۔ کہ میں حق پر ہوں۔ اور کہ میرے عقائد وہی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ قادیان کے ہیں۔ اب اگر آپ کے یہ دونوں دعوے صحیح تھے۔ تو اب آپ غور فرماویں۔ کہ آپ کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں۔ کجا تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی برحق مانتے تھے۔ اور کہاں یہ کہ اس جلسہ پر آپ نے لاہور میں واضح ترین الفاظ میں آپ کی نبوت سے انکار کر دیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قُل کُلٌّ یَعمَلُ عَلیٰ شَاکِلَتِہٖ۔ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَن ھُوَ اَھدٰی سبیلاً۔ کہ ہر شخص اپنے اپنے طریق پر عمل کرے۔ کیونکہ تمہارا رب بہتر جانتا ہے۔ کہ ہدایت پر کون ہے۔ یعنی وہ عملی طور پر ظاہر کر دے گا۔ کہ ہدایت پر کون ہے۔ اور گمراہ کون ہے۔ خدائی تائیدات اور نصرتیں کسے نصیب ہوتی ہیں۔ اور ناکامیوں کا منہ کون دیکھتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتیٰ اذا جاءہ لم یجدہ شیئًا۔ سورہ نور۔

کہ منکر لوگوں کے عمل چٹیل میدان کی ریت ہیں وہ انہیں پانی سمجھ کر کوشش کرتے ہیں۔ مگر انہیں وہاں سے پانی نہیں ملتا۔ یعنی ایسے لوگ اپنے عمل ایسے خیال کرتے ہیں۔ جن کا نتیجہ سکونِ قلب یا اصول روحانیت ہو۔ مگر وہ اپنے عملوں کا نتیجہ ناکامی کی صورت میں پائیں گے۔ پھر فرماتا ہے۔ مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرمادِ ن اشتدت بہ الریح فی یومٍ عاصف لا یقدرون مما کسبوا علیٰ شیءٍ ذالک ھو الضلٰل البعید۔

سورہ ابراہیم۔ کہ منکر لوگوں کے عمل اس راکھ کی مانند ہیں۔ جسے آندھی اڑا رہی ہو۔ وہ اپنی کوششوں کو اچھا خیال کرتے ہوئے ان کے عمدہ نتائج حاصل نہیں کر سکیں گے۔ یہی ان کی بہت بڑی گمراہی کی علامت ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فعلی شہادت کو حق و باطل پرکھنے کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پس آپ غور فرمائیں جن چند آدمیوں کو لے کر آپ نے یہ مہم کھڑی کی تھی۔ وہ سب کے سب آپ سے الگ ہو چکے ہیں۔ بعض ان میں سے اعلانیہ دشمنانِ احمدیت کا آلہ کار ہیں۔ آپ نے دعوٰی کیا تھا۔ کہ قادیان رسول کا تخت گاہ ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ خدا تعالیٰ نے ہر لحاظ سے آپ کو کامل طور پر ناکام ثابت کر دیا ہے۔ آپ اس رسول کی رسالت سے صاف طور سے انکار کر چکے ہیں۔ اور اس کے تخت گاہ سے دور چلے گئے ہیں۔ روحانی لحاظ سے آپ نے رسالت کا انکار کر دیا ہے۔ اور جسمانی لحاظ سے قادیان چھوڑ چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے عقائد پر اس تخت پر اس دن سے ہر لحاظ میں ترقی پر ہیں۔ پس آپ اپنے اعمال اور نتائج پر غور فرماویں۔ مبارک ہے وہ جو جرم کے بعد پھر توبہ کر لیتا ہے۔ آپ نے ابتدا میں ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ صحیح عقائد وہی ہیں۔ جو جماعت قادیان کے ہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب کی خلافت درست نہیں ہے۔ گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن صحیح طور پر آپ کا طریق عمل تھا۔ جو درہم برہم ہو چکا۔ برادرم سید احمدؐ علی صاحب نے اپنے ایک مضمون میں آپ کو توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے صحیح پابند ہیں۔ تو آپ نے اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ مگر میرا مقصد اس وقت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اندریں صورت آپ کی آمد بے کار ہو گئی۔ آپ کا مشن مر گیا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدرا آپ غور فرماویں کہ یہ زندگی بار بار نصیب نہیں ہوگی۔ آپ مر کر خدا تعالےٰ کے مسیح کو کس طرح منہ دکھائیں گے جماعت کو آپ سے ہرگز دشمنی نہیں۔ ہاں البغض للہ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بغض ہے۔ ورنہ ہم سب آپ کی ہدایت کے دلی خواہاں ہیں۔ آپ ہمارے استاذ تھے۔ اس لئے دل یہی چاہتا ہے۔ کہ آپ کو ایمان کی موت نصیب ہو۔ شیخ صاحب دنیا کی شرمندگی آسان ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا غضب ناقابل برداشت ہے۔ الحذر ثم الحذر۔

آپ کی ہدایت کا خواہاں محمد اسماعیل ذبیح احمدی قادیان

گمشدہ کی تلاش

میرے برادر مکرم سید محمدؐ سلیمان صاحب جو قریباً دو سال سے مفقود الخبر ہیں۔ وہ یہاں سے کلکتہ گئے تھے۔ لیکن آگے انہوں نے اطلاع نہیں دی کہ کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو براہِ کرم مجھے ضرور پتہ دیں۔

السّٰی کا غمزدہ برادر سید عبد الرحمٰن ملازم دفتر محاسب قادیان دار الامان۔

ایک مخلص احمدی خاتون کے حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا بخشے میری بیوی حسینہ مرحومہ کو جو ایک کٹر مخالف سلسلہ احمدیہ میرے ماموں زاد بھائی کی بہن تھی۔ اگرچہ کچھ زیادہ لکھی پڑھی نہ تھی۔ تاہم عام لیاقت۔ عقل و شعور۔ خانہ داری کے انتظام دینی مسائل سے اچھی خاصی واقف تھی۔ مجھ سے حد درجہ محبت رکھتی تھی۔ میں بھی اسکی دینداری اور عفت شعاری کی قدر کرتا تھا۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب جہلم تشریف لے گئے۔ اور آپ کے اخص صحابی استاذی المکرم میاں صاحبدین صاحب مرحوم و مغفور لبشوق زیارت بعزم جہلم روانہ ہوئے۔ تو بحیثیت خادم میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ وہاں پہنچ کر میں بھی اس شمع ہدایت کے پروانوں میں شامل ہو گیا۔ اور شرف بیعت سے مشرف ہو کر جب واپس لوٹا۔ تو ہمارے گاؤں میں احمدیت کے خلاف ایک شور برپا ہو گیا۔ عزیز و اقرباء دوست آشنا جانی دشمن ہو گئے۔ علماء نے فسخ نکاح کا فتویٰ دے دیا۔ پھر کیا تھا۔ بیوی سخت مخالف ہو گئی۔ میری بیوی کا بھائی جو پہلے ہی سلسلہ سے عناد رکھتا تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ ایسا بگڑا کہ اپنی بہن کو اپنے گھر موضع میسہ میں لے گیا۔ مگر میں مایوس نہ ہوا۔ سسرال میں آمد و رفت برابر جاری رکھی۔ اگرچہ مخالفت کے جوش میں سسرال بجائے عزت کے میرے ساتھ ذلت کا سلوک کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ مگر میں ان سے پہلے سے بڑھ کر حسن سلوک سے پیش آتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ میری بیوی میرے ساتھ بھیجنے پر رضامند ہو گئے۔ مگر در پردہ اسے یہ پٹی پڑھائی۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ اسے احمدیت سے توبہ کراؤ۔ الغرض میں اسے گھر لے آیا۔ اور میرا اور اس کا باہمی مقابلہ عرصہ تک جاری رہا۔ میں اسے احمدیت کا حلقہ بگوش بنانا چاہتا۔ اور وہ مجھے احمدیت سے پھیرنے میں دن رات کوشاں رہتی۔ مگر حسب منشاء کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ نہ میں نے احمدیت ترک کی۔ نہ اسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ البتہ میں نے اسے قادیان حاضر ہو کر تحقیقات کرنے پر رضامند کر لیا۔ اور آنے والے جلسہ سالانہ کا انتظار کرنے اور اسکی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ خدا خدا کر کے دسمبر کا مہینہ آیا۔ میں اسے ہمراہ لے کر خوشی خوشی قادیان پہنچا۔ کیونکہ میرا خیال تھا۔ کہ وہاں جانے کی دیر ہے۔ وہاں پہنچتے ہی قادیان کی مبارک بستی کے تاثرات اسے احمدیت قبول کرنے پر مجبور کر دیں گے۔ قادیان پہنچکر سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا۔ کہ بیوی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں داخل کر کے بعض مستورات سے کہا۔ کہ روز جلسہ میں ساتھ لے جا کر تقاریر سنوائیں۔ اور خود بھی اسے تبلیغ کریں۔ پھر حضرت ام المؤمنین اور بعض دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اس کے داخل سلسلہ ہونے کے متعلق دعا کی درخواست کی۔ اور خود بھی ہر موقعہ اور ہر مقام پر اس کے حق میں دعائیں کرتا رہا۔ غرض جو کوشش مجھ سے ہو سکتی تھی۔ میں نے کی۔ مگر نتیجہ خلاف امید نکلا۔ کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ سلسلہ سے متنفر ہوتی چلی گئی۔ اور جلد از جلد واپس گھر لوٹنے پر مصر ہوئی۔ ہفتہ عشرہ ٹھہرنے کے بعد مفصل حالات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مطلع کرنے کے بعد میں اپنی ناکامی پر تاسف کناں بادل ناخواستہ واپس لوٹا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ان کے حسب الارشاد دعا کے لئے خط پر خط لکھنے لگا۔ غیر احمدی مستورات حسینہ کی بغیر بیعت واپسی پر خوشی اور اسکی تعریف میں رطب اللسان تھیں۔ کہ عورت ذات ہو کر قادیان سے یوں واپس ہونا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ ساتھ ہی اس کے اسکی طرف منسوب کر کے بعض غلط اور بالکل بے اصل و بے بنیاد روایات افتراء کے طور پر لوگوں میں مشہور ہو گئیں۔ جنہیں سن سنکر رسمی مسلمانوں کے اخلاقی انحطاط کی وجہ سے ان سے متنفر اور احمدیت سے دن بدن مانوس ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ سالانہ جلسہ سے واپسی سے چند ماہ بعد ہی اسے احمدیت سے اس قدر شدید تعلق پیدا ہو گیا۔ کہ اگلے جلسہ تک بھی بیعت کا انتظار نہ کر سکی۔ چنانچہ میں اور منشی سلطان عالم صاحب کسی تقریب پر قادیان آنے لگے۔ تو علالت کی وجہ سے اپنی معذوری کا اظہار کرتے ہوئے یوں گویا ہوئی۔ کہ قادیان جانے کو دل تو میرا بھی بہت چاہتا ہے۔ مگر کمزوری مانع ہے۔ لہذا میری درخواست بیعت تحریری طور پر آپ لیتے جائیں۔ اور بحضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیش کر کے دعا کے واسطے عرض کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چلنے کی توفیق بخشے۔ چنانچہ اسکی تحریری درخواست ہم ساتھ لائے۔ اور قادیان ایسے وقت پہنچے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کہیں باہر جانے والے تھے۔ اور موٹر کار احمدیہ چوک میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔ ہم بھی زیارت کے شوق میں ٹھہر گئے۔ اتنے میں حضور تشریف لے آئے۔ مجھے میرے سلام کا جواب دے کر استفسار فرمایا۔ کہ آپ کی بیوی نے بیعت کی ہے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا حضور بیعت کی تحریری درخواست اس نے بھیج دی ہے۔ اور خود بوجہ علالت نہیں آسکی۔ جلسہ پر انشاء اللہ حاضر ہو گی۔ جس پر تبسم سے اظہار مسرت فرماتے ہوئے آپ موٹر میں بیٹھ کر تشریف لے گئے۔

اس کے بعد میری بیوی نے جلد تقویٰ و طہارت سلسلہ سے اخلاص میں ایسی ترقی کی۔ جسے دیکھ کر میں عش عش کر اٹھا۔ اور مجھے بھی رشک آتا۔ سخت سے سخت بیماری میں نماز فریضہ کبھی فوت نہ ہونے دی۔ تہجد کی سختی سے پابند تھی۔ صابر اور شاکر ایسی کہ عورتوں میں اسکی مثال میرے دیکھنے میں بہت کم آئی ہے۔ کئی بچے فوت ہوئے۔ اور ایک مرتبہ دو بچے ایک ساتھ ایک دن فوت ہو گئے۔ مگر اسکی زبان پر کبھی حرف شکایت نہ آیا۔ ہمیشہ مومنوں کی طرح انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر راضی برضاء الٰہی ہونے کا ثبوت دیا۔

ایک مرتبہ سیالکوٹ میں جلسہ احمدیہ کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی اطلاع پاکر میرے ایک رفیق گوٹریالہ سے لبشوق زیارت بعزم سفر سیالکوٹ میرے ہاں تشریف لائے۔ اور مجھے بھی چلنے کو کہا۔ اس نیک تحریک پر میں ان کے ہمراہ تیار ہوا۔ تو بیوی سے بھی نہ رہا گیا۔ اور بمنت مجھ سے التجا کی۔ کہ اگرچہ بچے بیمار ہیں۔ اور میں خود بھی بہت کمزور ہوں۔ مگر کیا ہی اچھا ہو۔ اگر مجھے ہمراہ لے چلیں۔ تاکہ میں بھی حضور کا روح پرور کلام سن سکوں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نا معلوم پھر موقع ملے یا نہ ملے۔ حالات اجازت تو نہ دیتے تھے۔ مگر اس کے اخلاص کے مدنظر معہ بال بچے اسے بھی ساتھ لے لیا۔ اور سیالکوٹ پہنچا۔ حضور کا پُر شوکت لیکچر جو دلوں کو مردوں میں قرار پا چکا تھا۔ سنکر ہم محظوظ ہوئے۔ مگر رات کو مستورات میں حضور کی جو تقریر ہونی تھی۔ بوجہ علالت طبع اس کے منعلق اعلان ہو گیا۔ کہ نہیں ہو گی۔ اس اعلان کو سنکر مرحومہ کو ناقابل برداشت صدمہ ہوا۔ اور طبیعت کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ناچار اس کے اصرار و ایماء سے ایک درخواست اس کے نام سے بحضور خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر لکھی گئی۔ کہ مستورات بھی حضور کی تقریر سننے کے لئے سخت بیقرار ہیں۔ براہ نوازش ہمیں بھی کچھ نہ کچھ سنایا جائے۔ جسے ازراہِ شفقت حضور نے شرف قبولیت بخش کر پنجابی زبان میں وہ تقریر دلپذیر فرمائی۔ جو فرائض مستورات کے نام سے اردو کا لباس پہن کر کتابی صورت میں مدت سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرحومہ مرض الموت سے بیمار ہوئی۔ اور چند روز کے بعد مجھے اور تین بچوں کو جن میں سب سے بڑا ڈاکٹر محمد احمد ہے۔ اور جو آج کل قابل اور کامیاب ڈاکٹر کی حیثیت سے عدن میں اپنے فن کی پریکٹس کر رہا ہے۔ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے تھوڑی دیر پیشتر مجھے کہنے لگی۔ کہ محمد احمد کے متعلق میرا ارادہ تھا۔ کہ میں خود قادیان میں رہ کر اسے تعلیم دلاؤں گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ مشیت ایزدی یوں نہیں۔ اسلئے یہ کام آپ کے سپرد کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد مجھے صحن مسجد کے قریب والی خالی جگہ میں دفن کرنا۔ تاکہ اذان کی آواز میرے کانوں میں پڑتی رہے۔ اسکی اس پاک خواہش کے پورا کرنے کے سامان خدا تعالےٰ نے خود ہی اپنے فضل سے پیدا کر دیئے اور باوجود سخت مشکلات کے انٹرنس تک تعلیم عزیز مذکور نے قادیان میں حاصل کی۔ پھر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا کورس امرتسر میں ختم کیا۔ ورنہ میں اسکی تعلیم کے اخراجات کا متحمل نہ تھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ حاجی محمد الدین از تہال ضلع گجرات۔

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔
نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرما دیں۔
(منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

۱۴ مارچ کا "یوم فضل" اور جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج ماہ مارچ ۱۹۴۱ء کی ۱۴ تاریخ ہے۔ یہ وہ دن ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں یوم الفضل کہلانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ آج سے پورے ۲۷ سال پیشتر اسی مہینہ اور اسی تاریخ (۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء) کو عملی طور پر اس سعید روح اور مسیحی نفس وجود نے خلیفہ ثانی کے رنگ میں نزول فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کے کلام میں "فضل عمر" کے نام سے موسوم ہو چکا تھا۔ اور جس کے آنے کے ساتھ "فضل" کا آنا ضروری تھا۔ اس مہینے اور اسی تاریخ کو ۱۹۰۶ء میں خدا تعالیٰ کی وحی نے اس آنے والے کلمۃ اللہ کے متعلق اور اس تاریخ کو پیش آنے والے واقعات کی نسبت ایک عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی وحی میں صاف اشارات فرمائے تھے۔ مثلاً فرمایا۔ ؎

مقام او مبیں از راہِ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

(بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

پھر ۱۹۰۷ء کو اسی مارچ کے مہینہ کی ۱۳ تاریخ کو خدا تعالیٰ نے جو کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل کیا۔ اس میں فرمایا:۔

"ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے۔ اور بعض چھوڑے جائیں گے۔"

(بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

سو اسی لحاظ سے یہ دن یوم الفضل اور یوم الامتحان بھی کہلاتا ہے۔ اور اسکی ۱۳/۱۴ تاریخ تاریخ سلسلہ احمدیہ میں ایک ممتاز دن اور تاریخی دن ہے۔ جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور جماعت احمدیہ کا محبوب و محسن آقا و مطاع و امام اور قدرت ثانیہ کا مظہر اول حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے تھے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اور جماعت احمدیہ اپنے ہونے والے امام و آقا و خلیفہ اور قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے لئے بیتاب تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا جسدِ مبارک سامنے پڑا تھا۔ جو زبانِ حال سے اس وقت بھی ایک ہو جاؤ اور نیک ہو جاؤ کا ان الفاظ میں وعظ کر رہا تھا کہ:

(الف) "جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو گی۔ اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے۔ جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔" (خطبات نور صفحہ ۱۴۷)

(ب) "حقیقی بات یہ ہے۔ کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور شیرازۂ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے .... یہ میں اسلئے بیان کرتا ہوں۔ تا تم سمجھو۔ کہ ہمارے امام چلے گئے۔ تو پھر بھی ہم میں اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پُر جوش روح کی ضرورت ہے۔"

(بدر ۷ جنوری ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۴)

مگر جیسا کہ ۱۹۰۷ء کے مارچ کی ۱۳ تاریخ کے الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا تھا۔ کہ "ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑے جائیں گے۔"

سو اس کے مطابق ۱۳ مارچ کو جمعہ کے دن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر ایک گروہ نے جو اس امتحان میں پکڑے گئے تھے۔ جماعت کے خرمنِ اتحاد و اتفاق پر "ایک نہایت ضروری اعلان" کی خفیہ خفیہ اشاعت سے بجلی گرائی۔ اور چاہا۔ کہ خدا کی رسّی کو توڑ ڈالیں۔ مگر وہ رسی خدا کا سلسلہ تھا۔ وہ جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت تھی۔ جو ید اللہ فوق ایدیھم کی بشارت پا چکی تھی۔ سو اس حالت اضطراب و اضطرار اور مومنوں کی جماعت کی قدرت ثانیہ کے لئے گریہ زاری سے کی ہوئی دعائیں خدا کے "فضل" کے حصول کا ذریعہ بن گئیں۔ اور سکینت کے فرشتوں نے اس "روح" پر تجلی فرمائی۔ جو جماعت کو ان تمام مشکلات سے بچانے کے لئے علم الٰہی میں مقدر ہو چکی تھی۔ یعنی "اولوالعزم" "فضل عمر" "فضل" حضرت میرزا بشیر الدین **محمود احمد** ایدہ اللہ الاحد کی طرف قلوب کی رَو کو پھیر دیا۔ اور آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے شکستہ دلوں کو تسلّی ہوئی۔ اور مایوسی اور گھبراہٹ کے بادلوں میں پھر سکینت و طمانیت کا آفتاب بلند ہوا۔

غرض خدا تعالیٰ نے جس طرح چودھویں صدی کو حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول سے ممتاز فرمایا۔ اسی طرح چودھویں مارچ کو حسن و احسان میں آپ کے نظیر سے عزّت دی۔ جس کے متعلق فرمایا تھا۔ ؎

بدورانش رسولاں ناز کردند

الغرض یہ دن تاریخی دن ہے۔ کیونکہ خلافت ثانیہ کا آغاز اسی تاریخ سے ہوتا ہے۔ گویا یہ دن اور یہ تاریخ اور مہینہ پیش خیمہ ہے ان انعامات۔ برکات۔ ترقیات اور فیوض کا جو حضرت "فضل عمر" کے ساتھ "موعود" ہیں۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس "موعود" "محمود" کو شناخت کر کے اپنے "عہود" کو پورا کیا۔ لیکن افسوس ان جنود پر جنہوں نے ازراہِ عُنود جحود سے کام لیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی جناب میں ان کے لئے قبولیت کا مقام نہ رہا۔

اے جماعت احمدیہ حقّہ کے ساتھ وابستہ ہونے والے میرے بزرگو۔ بھائیو اور عزیزو! ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے آیات اللہ کی تذکیر اور آج سے ربع صدی سے زائد یعنی ۲۷ برس پیشتر کے "یوم الفضل" کے انعامات کو یاد دلانے سے میرا منشاء اور مدعا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے انعامات و برکات موعودہ کا اپنے آپ کو وارث بنانے کے لئے ہم پہلے سے بھی بہت زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ تاکہ خدا کے فضل کی قدردانی سے وہ فضل پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔ بسا اوقات سینکڑوں برس پیشتر کی بعض تاریخی اور اہم واقعات کی یاددہانی بھی قوم میں ایک خاص روح اور خاص جذبہ پیدا کر دیا کرتی ہے۔ لیکن جو قوم نہ صرف اس تاریخی اور اہم واقعہ کو تازہ بتازہ دیکھ چکی بلکہ متواتر ۲۷ برس سے اس کے شیریں اثمار سے بھی متمتع ہو رہی ہو۔ تو ایسے زبردست الٰہی نشانات اور آیات کو دیکھ کر جو اس قوم پر اخلاص و قربانیوں کی ذمہ واریاں عاید ہو سکتی ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو انکی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

آخر پر میں اپنے آقا و امام حضرت فضل عمر سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آفتاب خلافت کے اٹھائیسویں سال کے طلوع کی مبارکباد عرض کرتے ہوئے مستدعی ہوں۔ کہ حضور دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام متعلقین و اقارب کو بھی حضور کے برکات و افضال سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی توفیق دے۔ اور حضور کا سایہ ہم پر بخیر و خوبی و کامیابی عرصۂ دراز تک قائم رکھے۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ٭ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

تربیت اولاد کے متعلق ایک بیمثل نکتہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تازہ تصنیف لطیف تفسیر کبیر میں زیر آیت ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ (یونس آیت ۱۵) تربیت اولاد کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جسے جماعت کی آگاہی کے واسطے درج اخبار کیا جانا نہایت مفید ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"عمل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ عمل جو انسان کو نعمت کا مستحق بناتے ہیں۔ دوسرے وہ عمل جو نعمت کے ملنے کے بعد اس کو قائم رکھنے کے لئے کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ کئی طالب علم طالب علمی میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ مگر جب زندگی کی کشمکشوں میں پڑتے ہیں۔ تو بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ یہی قوموں کا حال ہوتا ہے۔ بعض قومیں شان و شوکت کے ملنے سے پہلے بہت اچھا نمونہ دکھاتی ہیں۔ لیکن جب حکومت مل جاتی ہے۔ تو نیکی کے معیار کو قائم رکھنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

دوسرے اس جملہ (لننظر کیف تعملون) کو اسلئے بھی بڑھایا گیا ہے۔ کہ انسانی اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک خود عمل صالح اور ایک وہ عمل جو عمل صالح کو قائم رکھے۔ پس اس جملہ کے بڑھانے سے یہ بھی مطلب ہے۔ کہ تمہاری ذاتی نیکیوں کی وجہ سے ہم نے تم کو خلفاء فی الارض بنایا تھا۔ اس کے بعد ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے۔ کہ تم ان اعمال کو کس طرح بجالاتے ہو۔ جو نیکی کے محافظ ہوتے ہیں۔ حق یہی ہے۔ کہ نیک اعمال سے بہت زیادہ مشکل وہ اعمال ہوتے ہیں۔ جو نیکی کو قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ قوموں کی تباہی کا باعث ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ترقی کے لئے تو کوشش کرتی ہیں۔ مگر اس کو قائم رکھنے کے لئے کوشش نہیں کرتیں۔ اپنے تقویٰ کا خیال رکھتی ہیں۔ مگر اولاد کے اخلاق کی طرف پوری توجہ نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا نیکی کا معیار گرنے لگتا ہے۔ حتّیٰ کہ آخر میں لفظ رہ جاتے ہیں۔ اور حقیقت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ یہ تغیر کئی نسلوں میں ہوتا ہے۔ اس کا احساس بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور آخر قوم تباہی کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔ پس اس جملہ میں اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اب ہم دیکھیں گے۔ کہ تم اپنی خلافت

کتنی دیر تک قائم رکھ سکتے ہو۔

اگر مسلمان اس بیش قیمت نکتہ کا خیال رکھتے۔ تو آج ان کا یہ حال نہ ہوتا۔ انہوں نے ایک وقت اپنی اولادوں کی تربیت کے فرض سے کوتاہی کی اور ان کی ناجائز محبت ان پر غالب آگئی۔ اور انہوں نے شادیوں میں احتیاط سے کام نہ لیا۔ اور ایسی عورتوں کو اپنے گھروں میں لائے۔ جو اسلامی تربیت کی قابلیت نہیں رکھتی تھیں اور وہ عظیم الشان عمارت جو صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں تیار ہوئی تھی۔ اپنی بنیادوں پر گر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر آگے بھی کو وہ قوم جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے چنا ہے۔ اس امر کا خیال رکھے۔ تو انشاء اللہ دنیا میں ایک زبردست تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی فرض کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ تم میں سے ہر ایک شخص علاوہ اپنی ذات کی ذمہ داری کے بعض دوسرے وجودوں کا بھی ذمہ وار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے صرف یہی نہ پوچھے گا۔ کہ تم نے کیا عمل کئے۔ بلکہ یہ بھی پوچھے گا۔ کہ جن کی ذمہ واری تمہارے سر پر تھی۔ انہیں تم نے کس قابل بنایا۔ پس خالی اپنے نفس کی طہارت انسان کے کام نہیں آسکتی۔"

خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ بوتالوی از قادیان

تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک ادا کرنے کی کوشش کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

(۱) "بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ آخری دن ادا کریں گے۔ حالانکہ مومن کو چاہیئے۔ کہ پہلے ہی دن ادا کرے۔ یا پھر ہر ماہ کرتا جائے۔ کیا پتہ ہے۔ کہ وہ آخری دن تک زندہ بھی رہے یا نہ رہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اگست میں ادا کروں گا۔ اس لئے کیا علم وہ اگست تک زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔

(۲) لیکن جس نے نومبر میں وعدہ لکھوایا۔ اور پھر کچھ دسمبر میں ادا کیا۔ کچھ جنوری میں۔ اور بعد میں فوت ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ ادا کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ نادہندوں میں نہیں۔ کیونکہ جب تک زندہ رہا۔ برابر ادا کرتا رہا۔

(۳) لیکن جو شخص ایک قسط بھی ادا نہیں کرتا۔ وہ اگر فوت ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور دریافت کرے گا۔ کہ تم نے ادائیگی کے لئے کیا تیاری کی تھی

(۴) پس دوست تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں عجلت سے کام لیں۔ جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں

(۵) سارے ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کر سکتے ہیں۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں۔ تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے۔

(۶) اگر وقت پر ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو گویا بروقت چندہ ادا نہ کرنے والے کی سستی سے ہوا۔ اور اس صورت میں اس کا سو روپیہ چندہ خدا تعالیٰ کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ دس روپیہ جرمانہ اسکی سستی سے ہوا۔ پس دوست توجہ کریں۔ اور وعدے جلد پورے کریں"۔

ہر وعدہ کرنے والے کو یاد رکھ لینا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید نے مئی میں قسط ادا کرنا ہے۔ اور مئی میں ساتویں سال کے چھ ماہ بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر وعدہ کرنے والے سے خواہش فرماتے ہیں۔ کہ وہ اپنے وعدے کی سالم رقم اگر ادا نہ کر سکے۔ تو کم سے کم چھ ماہ میں نصف وعدہ تو ضرور پورا کرے۔ پس وہ جن کا قسط وار وعدہ ہے۔ یا وہ جنہوں نے مئی تک دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ توجہ کر کے اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور وہ جن کی طرف سے میعاد معین نہیں۔ مثلاً دوران سال میں ادا کرنا ہے۔ چونکہ سال رواں جا رہا ہے۔ اور ان کا وعدہ دوران سال کا ہے۔ وہ فوری توجہ کر کے اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کریں۔ جن کے دل میں یہ خیال ہو۔ کہ سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ وہ حضور کا یہ ارشاد پڑھ لیں۔ کہ کیا پتہ ہے۔ وہ آخر سال تک زندہ بھی رہیں یا نہیں۔ پس ایسے احباب بھی ابھی ادا کرنے کا فکر کریں۔ اور جن کا وعدہ مئی کے بعد کا ہے۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کو مئی میں قسط ادا کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر وہ مئی کے بعد کی بجائے مئی تک ادا کر دیں۔ تو وہ جہاں زیادہ ثواب کے مستحق ہیں۔ وہاں وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی کے بھی پانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل کرنے میں عجلت سے کام لیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی زیادہ ثواب کے مستحق ہیں۔ اس طرح وہ "السابقون الاولون" میں آجاتے ہیں۔ پس قبل اس کے کہ "السابقون الاولون" کی دوسری فہرست حضور کے دعا کے لئے پیش ہو۔ ان کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو چکا ہو۔ مگر اس کے لئے ہر وعدہ کرنے والے کو ابھی سے ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ جس سے ۳۱ مئی تک وہ اپنا وعدہ پورا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

بہائی تحریک پر تبصرہ

اس نام کی ایک کتاب مولانا المکرم ابوالعطاء صاحب جالندھری نے تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں بہائی مذہب کے شدائی مراحل اور اہل بہا کی تاریخ مفصل طور پر بیان کی ہے۔ ہمارے ملک میں اس تحریک سے واقفیت رکھنے والے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ مولانا المکرم نے یہ کتاب لکھ کر ارباب شوق پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس کتاب میں فصلیں ہیں۔ باب اور اس کے شاگردوں کی مفصل روئیداد کتاب کے ابتدائی اوراق میں رکھی گئی ہے۔ بعد ازاں بہاء اللہ صاحب کی سوانح حیات۔ ان کا دعویٰ ان کی مستند کتب سے واضح کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں ایک بہت بڑا انکشاف یہ فرمایا ہے۔ کہ باب اور اس کے شاگردوں نے بدشت کانفرنس میں باہم مشورہ کر کے یہ سازش کی۔ کہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر کے ایک نئی شریعت کی بنیاد رکھی جائے۔ بھلا الہامی کتاب یا شریعت کو کسی کانفرنس یا سازش کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

غرض یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ مولانا موصوف نے بڑی جدوجہد سے بہاء اللہ کی اصل شریعت اقدس کا نسخہ دستیاب کر کے اپنی کتاب میں بتمام وکمال درج کر دیا ہے۔ غرض یہ کتاب بابی اور بہائی تحریکوں کا مفصل روزنامچہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ قابل تعریف ہیں۔ ہم پرزور سفارش کرتے ہیں کہ ہر تعلیم یافتہ بھائی کو اسکا مطالعہ کرکے اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ قیمت بالکل واجبی یعنی صرف ایکروپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری مولوی فاضل قادیان۔

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز۔ نیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھراء اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ ایکروپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۵۸۱۰ منکہ محمد عبد اللہ خاں ولد نور محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۶ ج.ب ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان۔ تعلیمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرا پیشہ ملازمت ہے۔ اور میری ماہوار آمد موجودہ -/۱۸ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تازیست اسی پر انشاء اللہ قائم رہوں گا۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ہوگی۔ خواہ وہ پیدا کردہ ہو۔ یا جدی جائیداد ورثہ میں ملے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی آمد کی کمی وبیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ مذکور کو دیتا رہوں گا۔

العبد:- محمد عبد اللہ خاں نائیک 3884 کمپنی ڈی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ ضلع ہزاری باغ صوبہ بہار۔ گواہ شد لیس نائیک محمد اشرف کمپنی مذکور۔ گواہ شد شیر ولی صوبیدار ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ

ع ۵۸۱۱ منکہ شیر محمد ولد چودھری عبد اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت تاریخ بیعت ۹/۳۹ ۲۹ ساکن گرے ڈاکخانہ صاحبہ ضلع ہوشیار پور۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد بزرگوار ابھی بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۸/۳۸ ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد شیر محمد بقلم خود سپاہی کلرک ۲ اسپلائی ٹریننگ بٹالین کیمپ فیروز پور چھاؤنی پلاٹون ۵
گواہ شد رحیم بخش بقلم خود سپاہی کلرک
گواہ شد جلال الدین امینی بقلم خود سپاہی کلرک

میں کس طرح احمدی ہوا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ مدت گزری ہے۔ کہ ہمارے رشتہ دار چودھری نذیر احمد صاحب لاہور نا ڈسکس قادیان والوں نے ایک ایک عدد کاپی کلام محمود و درثمین ارسال کی تھی۔ جس کی وصولی ہم نے سوائے لعنت بھیجنے کے اور کچھ نہ کی (نعوذ باللہ) اور اسکو ادھر اُدھر پھینک دیا۔ ایک دن میں زمینداری مزدور کو لے کر کھاد اٹھوانے کے لئے کھاد کے گڑھے پر گیا۔ جب نصف حصہ گڑھے کا خالی ہوگیا۔ تو وہاں سے ایک پھٹی کھٹی چھوٹی سی کتاب ملی۔ جس کو میں نے جیب میں ڈال لیا۔ کام ختم ہونے پر میں نہا دھو کر اپنے کنوئیں پر چلا گیا۔ اور اس بے قدر کتاب کو جس کو میں نے کھاد میں سے دستیاب کیا تھا۔ پڑھنے لگا۔ چونکہ اس کا ٹائیٹل جس پر کتاب کا نام جلی قلم سے لکھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ علیحدہ ہوگیا تھا۔ ورنہ شائد اس کا استقبال پھر مذکورہ بالا طریق سے ہی ہوتا۔ لیکن وہ چونکہ لاپتہ نام اور مصنف کی کتاب تھی۔ ختم کرکے میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ اگر اس کے خریدنے کے لئے دکان کا پتہ چلے۔ تو ضرور خریدوں۔ آخر کار تھکاوٹ کی وجہ سے وہیں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک خوبصورت لمبی سی ڈاڑھی والے بزرگ جن کے چہرۂ مبارک سے نور برس رہا ہے۔ میرے پاس کھڑے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اے غافل یہ کتاب جو تم نے کھاد کے گڑھے سے لی ہے۔ اس کا نام "کلام محمود" ہے۔ محمود میرے بڑے فرزند ہیں۔ اور آجکل امام جماعت احمدیہ ہیں۔ اگر خریدنی ہو۔ تو قادیان سے خرید سکتے ہو۔ اسی اثنا میں مجھے میرے چچا صاحب نے آکر جگا دیا۔ میں حیران پریشان ہوگیا۔ کہ یہ کیسے ہوا۔ آخر میری زبان سے مندرجہ ذیل چند شعر بے ساختہ نکلے۔

(۱) جلوۂ نور مسیحا نے دکھایا مجھ کو
راہ باطل سے ہٹا حق پہ لگایا مجھ کو

(۲) "در مخلصی میرے بنا آپ کی ناممکن ہے"
اپنے منہ سے ہی یہ احمدؐ نے بتایا مجھ کو

(۳) سخت الجھن میں میری جان تھی ایسی تا تو
توڑ زنجیر دئیے صاف چھڑایا مجھ کو

(۴) میری پژمردہ دلی کو دی شفا بیعت نے
خواب میں آن کے یہ رستہ دکھایا مجھ کو

(۵) بحر عصیاں میں تھا بس قریب غرق ہونے کو
مہدی وقت کے ہاتھوں نے بچایا مجھ کو

(۶) شکر کر اپنی زباں سے تو ادا اس کا ظہور
جسکی رحمت نے مسیحا سے ملایا مجھ کو

خاکسار ظہور اکبر احمدی [illegible] ضلع سیالکوٹ

اخبارات میں اخلاق سوز اشتہارات

بلاشبہ کاغذ کی گرانی نے اخبارات کے مالکوں کے ہوش بھلا رکھے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں ہونا چاہیے۔ کہ اخبارات کی زندگی کو برقرار یا منافع کو اسکی قبل از جنگ حالت پر قائم رکھنے کے لئے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جو شرمناک حد تک اخلاق سوز اور ذلیل ہوں۔ مثلاً ان دنوں لاہور کے ورنیکلر اخبارات میں کثرت سے ایسے اشتہارات چھپ رہے ہیں۔ جنہیں کوئی شریف آدمی پڑھنا بھی گوارا نہیں کرسکتا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس قسم کے اشتہارات اتنی بہتات سے شائع ہو رہے ہیں۔ کہ نہ صرف ان سے کوئی اخبار خالی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اخبارات کے تقریباً ہر صفحہ پر چھائے نظر آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ لوٹ کا بازار شدت سے گرم ہے۔ جس میں حصہ لینے والے حسب دلخواہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پنجاب کے روزانہ اخبارات کے مالک جن میں کچھ آریہ سماج ایسی مذہب کا دعویٰ کرنے والی سوسائٹی کے ذمہ وار اور عہدیدار بھی شامل ہیں۔ کس طرح ان لوگوں کا اخلاق بگاڑنے کے موجب بن رہے ہیں۔ جن کے سدھار کے لئے وہ آئے دن آسمان سر پر اٹھائے رہتے ہیں۔ ان اخبارات کو اس لوٹ میں سے منہ مانگا حصہ ملتا ہے۔ جو مہذب ڈاکو عوام کی جیبوں پر خوبصورت اور لچھے دار عبارت کے ذریعہ ڈاکہ ڈال کر جمع کرتے ہیں۔

جو لوگ صبح کے وقت ضروری خبروں کے ساتھ روزانہ اخبارات میں مطالعہ کرتے ہوں گے نامعلوم ان کے دلوں پر کیا گزرتی ہوگی۔ ایسی ناشائستہ عبارت۔ ایسے بیہودہ الفاظ اور ایسا ناپاک طرز استدلال ان اشتہارات میں پایا جاتا ہے۔ کہ پڑھنے کے بعد طبیعت بوجھ سا محسوس کرنے لگتی ہے۔ سب سے بڑھکر افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ جن اخبارات میں یہ اشتہارات چھپ رہے ہیں۔ وہ عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کے ہاتھوں میں بھی جاتے ہیں۔ اور ذرا اندازہ لگائیے۔ کہ ان کے مطالعہ سے ان معصوموں پر کیا اثر ہوتا ہوگا۔ بد اخلاقی کی یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو خود معلمان اخلاق کی طرف سے دی جارہی ہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ گورنمنٹ ان ذلیل اشتہارات کے سلسلہ میں اخبارات پر مقدمات چلائے۔ البتہ ہماری یہ خواہش ضرور ہے۔ کہ ذمہ وار اخبارات کے مالک سوسائٹی کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے خود ہی اس امر کا فیصلہ کریں۔ کہ آیا انہیں ایسے اشتہارات جو سوسائٹی کے لئے مضرت رساں ہوں۔ چھاپنے چاہئیں یا نہیں۔ اگر وہ ان اشتہارات کو از خود چھاپنا بند کر دیں۔ تو وہ سوسائٹی کی بہت بڑی خدمت انجام دینے کے موجب بنیں گے۔

چیدہ خبریں

— پنجاب ہائی کورٹ نے بے نامی ایکٹ کو ناجائز قرار دے دیا۔ لیکن مرہونہ ایکٹ کو تسلیم کر لیا۔ اب ہر دو پارٹیوں کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی جاوے گی۔

— ۱۷ فروری تک ہندوستان میں کل ۱۷۲۸۳ اطالوی جنگی قیدی لائے جا چکے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کے اخراجات حکومت ہند ادا کرے گی۔ نیز بتلایا گیا۔ کہ مردم شماری کا کام ختم کرنے کے لئے ۴۱-۱۹۴۰ء میں ۲۷ لاکھ دس ہزار روپے اور ۴۳-۱۹۴۲ء میں ۴ لاکھ ۱۱ ہزار یعنی کل ۳۱ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

— اخبار نیوز کرانیکل کا نامہ نگار نیویارک سے لکھتا ہے۔ کہ جرمنی دس دن کے اندر اندر چاروں طرف سے حملہ آور ہوگا۔

— سنہ ۱۹۴۰ء میں قبائلی ڈاکوؤں نے ۱۹۰ اشخاص اغوا کئے۔ ان میں سے گیارہ ہلاک کر دئیے گئے۔

— برطانیہ نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دے دیا۔ کہ اگر جرمن فوجیں بلغاریہ میں داخل ہوئیں۔ تو بمباری کی جاوے گی۔

— سندھ میں قتلوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ ۱۹۳۹ء میں ۶۰ قتل ہوئے تھے۔ لیکن سنہ ۱۹۴۰ء میں پہلے چھ ماہ میں ۲۶۸ قتل ہوئے۔ اور ہر روز اوسطاً دو قتل ہوتے ہیں۔

— پنجاب میں جعلی سکے بنانے والوں کا سب سے بڑا گروہ پکڑا گیا۔ جس کے قبضہ سے ۷۵ ہزار تولے چاندی اور نکل برآمد ہوا۔

— لندن ۷ مارچ۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے کل رات چونگ کنگ سے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے پھر یہ بات کہی۔ کہ اس جنگ میں چین جاپان کو ضرور شکست دیگا۔ آپ نے کہا۔ یہ بات غلط ہے۔ کہ چین جاپان سے صلح کریگا۔ جاپان سے چین کے صلح کرلینے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

— انقرہ ۷ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سوموار کو ترکی پارلیمنٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سیدام بدھ کے روز ایک بیان دیں گے۔ اس میں غالباً وہ اس چٹھی کا بھی ذکر کریں گے۔ جو ہٹلر نے صدر ترکی مسٹر عصمت انونو کو ارسال کی تھی۔ کل رات ایک امریکن نے انقرہ ریڈیو سے اس چٹھی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق ایک بیان براڈکاسٹ کیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس چٹھی میں ہٹلر نے ترکی کو جرمنی اور ترکی کی پرانی دوستی کا واسطہ دے کر کہا ہے۔ کہ وہ بلقانی ممالک کی سکیم میں شامل ہو جائے۔

— انقرہ ۷ مارچ۔ انقرہ ریڈیو سے آج کہا گیا ہے۔ کہ ترکی کو عصمت انونو پر کامل بھروسہ ہے۔ اور وہ جدھر اپنی قوم کو لے جائینگے قوم ادھر ہی جائے گی۔

— لاہور ۱۱ مارچ۔ سر سکندر حیات خاں نے اسمبلی میں پاکستان سکیم کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس اصطلاح کے خلاف ہوں۔ دوسری قومیں بھی اسے پسند نہیں کرتیں۔ لیکن میں ہندوستان کی صوبائی تقسیم کا زبردست مؤید ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ ہر صوبہ مکمل طور پر آزاد ہو۔ اور مرکز کے سپرد صرف کرنسی اور رسل و رسائل کے امور ہوں۔ اسے صوبائی آزادی میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔

— لنڈن ۱۲ مارچ۔ گذشتہ ۱۷ ماہ میں انگریزی جہازوں نے ۲۵۰ جرمن اور ۷۰۰ اطالوی جہاز ٹھکانے لگا دیئے ہیں۔ اس عرصہ میں برطانیہ کے صرف ۱۸۰۰ جہاز کام آئے۔

— لاہور ۱۲ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ فوج میں بھرتی ہو کر ملک کی خدمت کر چکے ہیں۔ انہیں سرکاری ملازمت کے حصول میں خاص رعایتیں دی جائیں گی۔

— لنڈن ۱۲ مارچ۔ ایک انگریزی ڈبکنی کشتی نے بحیرہ روم میں ایک اطالوی جہاز کو جو دس ہزار ٹن وزنی تھا۔ غرق کر دیا۔ اس جہاز میں بہت سی اطالوی فوج سوار تھی۔

اب تک ایک لاکھ تیس ہزار اطالوی ہلاک ہو چکے ہیں۔

— لنڈن ۱۲ مارچ لزبن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی اٹلی پر اب پوری طرح چھا چکا ہے۔ نیز ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی میں اب ایک ہوائی جہاز بھی تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں کچے مال کی سخت کمی واقع ہو گئی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی ضروری ہے

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ اسی طرح لازمی اور ضروری ہے۔ جس طرح کہ چندہ عام اور حصہ آمد کا ادا کرنا ہر ایک احمدی پر فرض ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کا بجٹ -/-/۲۵۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا تھا۔ مگر وصولی اس وقت تک صرف -/-/۱۹۶۴۷ کی ہوئی ہے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں کے اکثر احباب نے اس چندہ کی ادائیگی نہیں کی۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب اور جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے فرض کی ادائیگی ضروری ہے۔ اپنے اپنے بقائے بہت جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ (ناظر بیت المال)

احباب کے لئے نادر علمی تحفے

(۱) براہین احمدیہ ہر چہار حصہ — حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ کتاب $\frac{20\times26}{8}$ سائز پر نہایت عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ مجلد ۱۲ بے جلد ۸

(۲) ایام الصلح اردو — حضرت اقدس کی یہ کتاب مدت سے نایاب تھی۔ اب دوبارہ $\frac{20\times26}{8}$ سائز پر طبع کروائی گئی ہے۔ قیمت فی ۱۲

(۳) کلام النبی — جسے نظارت تعلیم و تربیت نے زنانہ گرلز سکول کے لئے بطور نصاب مقرر فرمایا ہے۔ سائز $\frac{20\times30}{16}$ قیمت ۸

روئیداد جلسہ خلافت جوبلی — جلسہ خلافت جوبلی کی مکمل روئیداد تیار کر کے شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۴

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب کریں۔

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مختصر عارفانہ کتابوں کے سیٹ قابل فروخت

موجودہ کتب خانہ قاسم العلوم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سیٹ ۱ ردّ عیسائیت

(۱) تحفۃ النصاریٰ	۸
(۲) حقیقت مسیحیت مجلد	۸
(۳) حسن اسلام	۶
(۴) ہستی باری تعالیٰ	۲
(۵) ابطال الوہیت	۱
(۶) تصدیق النبی	۲
(۷) نقادانہ نظر	۲
(۸) انبیاء کی آسمانی بادشاہت	۳
میزان قیمت	۲

سیٹ ۴ ردّ ہنود

(۱) قادیان کے آریہ اور ہم	۱
(۲) گلزار وید	۱
(۳) الحق ۱ (۴) قول الحق	۱
(۵) آریہ سماج اور گاندھی	۸
(۶) نیوگ درشن	۴
(۷) ویدک دھرم کی عکسی تصویر	۸
(۸) آریہ پنتھ کا فوٹو	۴
(۹) مشین گن	۴
میزان	۲

سیٹ ۲ ردّ پیغامیت

(۱) خلافت محمود	۳
(۲) ازہاق الباطل	۲
(۳) حقیقۃ الامر	۲
(۴) تبدیلی عقائد امیر پیغام	۵
(۵) جواب عقائد محمودیہ	۳
(۶) النبوت فی الاحادیث	۶
(۷) ربانی سنت	۴
میزان قیمت	۲ / ۶

تبلیغ رسالت

تبلیغ رسالت حصہ اول	۳
” ” حصہ دوم	۳
” ” سوم	۲
” ” چہارم	۳
” ” پنجم	۳
” ” ششم	۸
” ” ہفتم	۸
” ” ہشتم	۱۰
” ” نہم	۸
” ” دہم	۱۲
قیمت میزان	۱۴

تبلیغ رسالت مکمل و مجلد مجموعہ ہر دس حصہ — ۱۰ / ۸

سیٹ ۳ ردّ وہابیت

(۱) آئینہ حق نما	۳
(۲) علمائے خلف	۳
(۳) صادق کلمات	۲
(۴) فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی	۳
(۵) بٹالوی کا انجام	۴
(۶) تجلیات رحمانیہ	۵
(۷) چودھویں صدی کا یہودی	۵
(۸) احمدی	۱
میزان قیمت	۱ / ۴

احباب علاوہ سیٹوں کے علیحدہ علیحدہ کتب بھی خرید فرما سکتے ہیں۔ خریداران کو لازم ہے۔ کہ پتہ خوشخط اور مفصل تحریر فرما دیں۔

مینیجر اخبار فاروق قادیان

جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سب کے پاس اکیسویں مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کے پاس نہ پہنچا ہو۔ تو اطلاع ملنے پر دوبارہ بھجوا دیا جائے گا۔ نیز لجنات اماء اللہ کی خدمت میں بھی ایجنڈا بھیجا جا چکا ہے۔ براہ کرم بعد مشورہ اپنی رائے سے خاکسار کو تحریراً مطلع فرما دیں۔ تاکہ مشورہ کے وقت ان کی آراء کو مدنظر رکھا جائے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)